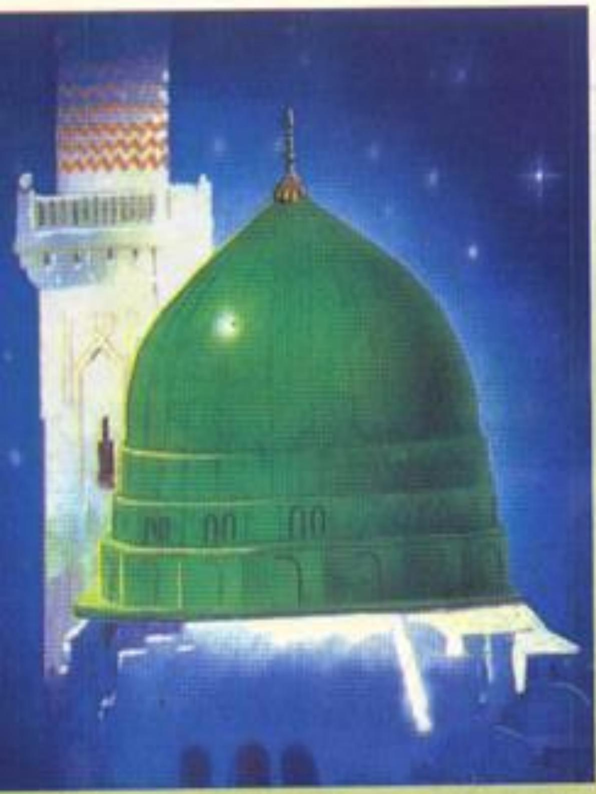

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۴ تا ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۷ تا ۱۳ جولائی ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۷

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org
http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی کی ستیزہ کاریاں

حکیم العصر زندگی سے شہادت تک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کی سرگرمیاں تعزیتی جلسے اور اجتماعات

قادیانیت سے اسلام تک جناب شفیق مرزا کی کہانی

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں! حکومت کو توجہ دینے کی ضرورت

قیمت: ۵ روپے

عورت خاص ایام میں نماز کے بجائے ذکر و تسبیح کرے :

س..... نماز پڑھنا سب مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے ہم بہت سی لڑکیاں آفس وغیرہ میں کام کرتی ہیں ظہر کی نماز کا وقت آفس کے کام کے دوران ہی ہوتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکیزگی کے دوران تو ہم نماز پڑھ لیتے ہیں، مگر ناغہ کے دنوں میں کیا کریں ؟! ایک جاننے والی نے بتایا کہ تب بھی نماز پڑھ لیا کروں (یعنی اسی طرح جائے نماز پر بیٹھ کر ۱۲ رکعتیں پڑھ لیا کروں) میں الجھن میں ہوں، کیا ناغہ کے دنوں میں نماز (ظہر) کی نہ پڑھوں یا پھر جاننے والی کے کہنے پر عمل کروں ؟ (اصل میں آفس بہت چھوٹا ہے اور علیحدگی میں جہاں کمرہ بند کر کے بیٹھ جائے، نماز پڑھنے کی جگہ نہیں)

ج..... عورت کو "خاص ایام" میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، اس لئے اس خاتون نے آپ کو جو مسئلہ بتایا وہ قطعاً غلط ہے۔ لیکن خاص ایام میں عورت کے لئے یہ بہتر ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے مصلی پر بیٹھ کر کچھ ذکر تسبیح کر لیا کرے۔

خواتین کی نماز کی مکمل تشریح :

س..... خواتین کی نماز کے بارے میں تفصیل سے بیان کریں، خاص طور سے سجدے کی حالت کیا ہو گی ؟

ج..... عورتوں کی نماز بھی مردوں ہی کی طرح ہے البتہ چند امور میں ان کی نسوانیت اور ستر کے پیش نظر ان کے لئے مردوں سے الگ حکم ہے، ذیل میں قیام، رکوع، سجود اور قعدہ کے عنوانات سے ان کے مخصوص مسائل کا ذکر کرتا ہوں :

قیام :

۱..... عورتوں کو قیام میں دونوں پاؤں ملے ہوئے رکھنے چاہئیں یعنی ان میں فاصلہ نہ رکھیں۔ اسی طرح رکوع اور سجدہ میں بھی ٹخنے ملائے رکھیں۔ (جبکہ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ قیام میں ان کے قدموں کے درمیان چار پانچ انگلیوں کا فاصلہ رہنا چاہئے)

۲..... عورتوں کو خواہ سردی وغیرہ کا عذر ہو یا نہ ہو، ہر حال میں چادر یا دوپٹہ وغیرہ کے اندر ہی سے ہاتھ اٹھانے چاہئیں، باہر نہیں نکالنے چاہئیں۔ (جبکہ مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر انہوں نے چادر اوڑھ رکھی ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت چادر سے باہر نکال کر ہاتھ اٹھائیں)

۳..... عورتوں کو صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔ (جبکہ مردوں کو اتنے اٹھانے چاہئیں کہ انگوٹھے، کانوں کی لو کے برابر ہو جائیں، بلکہ کانوں کی لو کو لگ جائیں)

۴..... عورتوں کو تکبیر تحریمہ کے بعد سینے پر ہاتھ باندھنے چاہئیں (جبکہ مردوں کو ناف کے نیچے)

۵..... عورتیں ہاتھ باندھتے وقت صرف اپنی داہنی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ لیں۔ حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہئے۔ (جبکہ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کو گٹے سے پکڑ لیں اور درمیان کی تین انگلیاں کلائی پر سیدھی رکھیں)

رکوع :

۱..... رکوع میں عورتوں کو زیادہ جھکنا نہیں چاہئے، بلکہ صرف اس قدر جھکیں کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ (جبکہ مردوں کو یہ حکم ہے کہ اس قدر جھکیں کہ کمر بالکل سیدھی ہو جائے اور سر اور سرین برابر ہو جائیں)

۲..... عورتوں کو رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کئے بغیر (بلکہ ملا کر) رکھنی چاہئیں (جبکہ مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ رکھیں)

۳..... عورتیں رکوع میں ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھیں مگر زیادہ زور نہ دیں۔ (جبکہ مردوں کے لئے حکم ہے کہ ہاتھوں کا گھٹنوں پر خوب زور دے کر رکوع کریں)

۴..... رکوع میں عورتیں ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھ لیں، مگر گھٹنے کو پکڑے نہ رہیں (جبکہ مردوں کو حکم ہے کہ انگلیوں سے گھٹنوں کو مضبوط پکڑ لیں)

۵..... رکوع میں عورتوں کو اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے ملی ہوئی رکھنی چاہئیں۔ یعنی سمٹی ہوئی رہیں (جبکہ مردوں کو حکم ہے کہ کہنیوں کو پہلوؤں سے الگ رکھیں)

سجدہ :

۱..... سجدہ میں عورتوں کو کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی رکھنی چاہئیں۔ (جبکہ مردوں کو کہنیاں زمین پر بچھانا مکروہ ہے)

۲..... عورتوں کو سجدہ میں دونوں پیر انگلیوں کے بل پر کھڑے نہیں رکھنے چاہئیں، بلکہ دونوں پیر داہنی طرف نکال کر کولہوں پر بیٹھیں اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کریں۔ سرین اٹھائے ہوئے نہ رکھیں۔ (جبکہ مردوں کو چاہئے کہ سجدہ میں دونوں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑے رکھیں اور سرین پاؤں سے اٹھائے رکھیں)

۳..... سجدہ میں عورتوں کا پیٹ رانوں سے ملا ہوا ہونا چاہئے اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہونے چاہئیں۔ غرضیکہ خوب سمٹ کر سجدہ کریں۔ (جبکہ مردوں کا پیٹ رانوں سے اور بازو پہلوؤں سے الگ رہنے چاہئیں)

قعدہ :

۱..... التحیات میں بیٹھتے وقت مردوں کے برخلاف عورتوں کو دونوں پیر داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہئے۔ یعنی سرین زمین پر رہے، پیر نہ رکھیں۔ (جبکہ مردوں کے لئے حکم ہے کہ قعدہ میں اپنا داہنا پاؤں کھڑا رکھیں، اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں)

۲..... عورتیں قعدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں (جبکہ مردوں کو چاہئے کہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیں، نہ کھلی رکھیں نہ ملائیں)

http://www.Khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد ۱۹ — ۴ تا ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق ۷ تا ۱۳ جولائی ۲۰۰۰ء — شمارہ ۷

سرپرست: حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مولانا تاج محمودؒ

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا منظور احمد الحسینی، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر: محمد انور رانا

ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد

قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو راجپوت

ٹائیٹل و تزئین: محمد ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

اس شمارے میں

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں! حکومت کو توجہ دینے کی ضرورت	(اداریہ)	4
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی کی ستیزہ کاریاں	(مولانا محمد اسعد قاسمی)	۸
قادیانیت سے اسلام تک ... شفیق مرزا کی کہانی	(جناب محمد متین خالد)	7
حکیم العصر ... زندگی سے شہادت تک	(جناب خالد محمود سلاؤ ویلی کوٹ)	12
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کی سرگرمیاں	(مولانا محمد اللہ خان لندن)	14
قانون توہین رسالت میں حکومتی تبدیلیاں	(صاحبزادہ طارق محمود)	21
اظہار تشکر	(مفتی محمد جمیل خان)	23
پشاور میں حضرت شہید ختم نبوت کیلئے تعزیتی اجتماعات ایصال ثواب	(مولانا انوار الحق نور)	24
اخبار ختم نبوت		25

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بحرین، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے

چیک و ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۱۹۹۹ کراچی، پاکستان ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی، فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہ حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

(اداریہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں! حکومت کو توجہ دینے کی ضرورت

آئین معطل ہوتے ہی شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے مطالبہ کیا تھا کہ :

"عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق دفعات شامل کی جائیں۔"

جنرل مشرف نے شہید ختم نبوتؒ کی تعزیت کے موقع پر وعدہ کیا تھا کہ اسلامی دفعات کو عبوری آئین میں شامل کر دیا جائے گا۔ مگر ایک ماہ گزرنے کے باوجود عبوری آئین میں متذکرہ دفعات شامل نہیں کی گئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مؤقف تھا کہ آئین کی معطلی سے قادیانی جماعت اپنے غیر مسلم نہ ہونے کا دعویٰ کرے گی اور اپنی سرگرمیوں میں تیزی سے اضافہ کرے گی۔ قادیانیوں نے واقعتاً ہی کچھ کرنا شروع کر دیا، جس خدشے کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا تھا۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ قادیانی دندناتے ہوئے اعلان کر رہے ہیں کہ قادیانیت سے متعلق دفعات ختم ہو گئیں، اس لئے اب ہم غیر مسلم نہیں رہے۔ وہ جگہ جگہ سیرت کے جلسے کر رہے ہیں، اسلام کے نام پر اجتماعات منعقد کر رہے ہیں، اپنے آپ کو مسلمان کہہ رہے ہیں لیکن قانون کسی طرح حرکت میں نہیں آرہا وہ اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ این جی اوز کے ذریعہ ملک میں شرارت کریں جبکہ مسلمان بہت زیادہ ضبط و تحمل کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق لسبیلہ، بلوچستان، بدین، تھرپارکر، اندرون سندھ کے بعض پسماندہ علاقے، کراچی میں گلشن اقبال، صفورا گوٹھ، ڈرگ روڈ، میٹروول میں قادیانی کھلے عام تبلیغ کر رہے ہیں۔ تربیتی کورس کا انعقاد کر کے امتحانات لے رہے ہیں، مسلمانوں کو دھوکہ سے قادیانیوں کے فارم پُر کرا کر شعائر اسلام کا کھلم کھلا مذاق اڑا رہے ہیں۔ تھانوں میں اطلاع دی جاتی ہے لیکن پولیس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اگر لڑائی اور مزاحمت کر کے روکیں تو حالات خراب ہوتے ہیں، اور یہ سب کچھ آئین کی بالادستی نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ کراچی میں قادیانیوں نے مختلف عمارتوں میں کلمہ طیبہ لکھوایا ہوا ہے۔ لاہور کی ایک عبادت گاہ پر مینار کی تعمیر شروع کی ہوئی ہے۔ غرض آئین کو پامال کرنے اور اس کی دھجیاں اڑانے میں کوئی کسر نہیں اٹھائی جارہی۔ پی آئی اے میں اسلامک سینٹر اور مساجد کی نگرانی پر قادیانی افسر غضنفر نامی شخص کو براجمان کیا گیا ہے جو اسلام کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ کر رہا ہے، اس لئے ہم جنرل مشرف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اسلامی دفعات اور قادیانیت سے متعلق ترامیم عبوری آئین میں شامل کراویں اور قادیانیوں کی ان بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو قانونی ذرائع سے روکیں ورنہ حالات خراب ہونے کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہو گی۔ ہمارا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ قادیانیوں کو بھی متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ باز آجائیں ورنہ ہم جاں نثاران ختم نبوت کو حکم دیں گے کہ وہ خود ان سرگرمیوں کو روکیں۔

"شہید ختم نبوتؒ" کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے بھرپور اقدامات کی ضرورت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث، ولی کامل، "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے کالم نگار، امت مسلمہ کے محبوب رہنما مولانا محمد یوسف شہید رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ شہادت کو ایک ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے لیکن تاحال نہ قاتلوں کا سراغ ملا اور نہ ہی اس سانحہ کی پشت پر واقع سازش بے نقاب ہوئی۔ دن دہاڑے ہزاروں افراد کی موجودگی میں درندگی کا مظاہرہ کرنے والے قاتل اپنے پشت پناہوں کے محفوظ ہاتھوں میں اس طرح روپوش ہو چکے ہیں کہ نہ ان کو انتظامیہ گرفتار کر سکی ہے اور نہ ہی فوجی حکام ان پر ہاتھ ڈال رہے ہیں، حالانکہ پاکستان کی تاریخ کا یہ اتنا عظیم سانحہ ہے جس کی وجہ سے صرف پوری قوم ہی نہیں امت مسلمہ کے کروڑوں مسلمان اشکبار ہوئے۔ امام حرم کعبہ سے لے کر ایک عام آدمی نے اس صدمہ کو محسوس کر کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ عوامی دباؤ کے پیش نظر چیف ایگزیکٹو اور صدر پاکستان اور دیگر حکام نے خود تعزیت کے موقع پر اس عزم کا اظہار کیا کہ قاتل یا ان کے پشت پناہ کتنے ہی بااثر کیوں نہ ہوں ان کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے گا۔ چیف ایگزیکٹو نے سندھ انتظامیہ کو واضح ہدایات

ختم نبوۃ

جاری کیں کہ قاتلوں کو گرفتار کرنے کے لئے بھرپور اقدامات کئے جائیں، کور کمانڈر کی سرکردگی میں انہوں نے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے ترجمان اور علماکرام کے بیانات سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولاناؒ کے متعلقین نے سندھ انتظامیہ اور فوجی حکام سے بھرپور تعاون کیا۔ مختلف شواہدات کے ذریعے بعض امور کی نشاندہی بھی کی، اس کے باوجود ابھی تک قاتلوں کی گرفتاری میں ناکامی سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ یا تو ہماری ایجنسیاں مکمل طور پر نااہل ہیں جیسا کہ خود چیف ایگزیکٹو صاحب نے اس کا اظہار کیا تھا کہ: "ہماری ایجنسیاں اتنی فعال نہیں ہیں کہ میں ان کے بل بوتے پر آپ سے کوئی وعدہ کروں، پھر بھی ہم اپنی پوری کوشش کریں گے۔" یا وہ قاتلوں کی پشت پناہوں کی طاقت سے خوفزدہ ہو کر ان پر ہاتھ ڈالنے سے کترا رہی ہیں۔ قاتلوں کی گرفتاری میں ناکامی کی وجہ سے علماکرام اور دیندار طبقے میں اضطراب پیدا ہو رہا ہے اور ان کے اجلاسوں میں فیصلہ کیا جارہا ہے کہ اب تعزیتی جلسوں کے بجائے جلوسوں کا آغاز کر کے احتجاجی مہم تیز تر کی جائے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کی جانب سے تمام تر دعوؤں کے باوجود قاتلوں تک نہ پہنچنا ایسی غفلت کا مظاہرہ ہے جس کو قوم کسی صورت میں معاف کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ حکومت پاکستان کے وقار پر ایک بدنما دھبہ ہے اس لئے حکومت کو فوری طور پر قاتلوں کی گرفتاری کے اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ اس سانحہ کی پشت پر واقع سازش بے نقاب ہو جائے۔ ہم علماکرام سے بھی یہی درخواست کریں گے کہ اس وقت کسی قسم کا احتجاج ملک کے لئے عموماً اور کراچی کے لئے خصوصاً مفید نہیں کیونکہ اس سے شرپسند عناصر فائدہ اٹھا کر انتشار پیدا کریں گے اور کراچی کے لوگوں کا سکون غارت ہوگا، اس بنا پر وہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے حکومت پر دباؤ کا سلسلہ جاری رکھیں ہمیں امید ہے کہ حکومت اس سلسلے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جلد قاتلوں کو گرفتار کر کے سازش کو بے نقاب کرے گی اور ایسے اقدامات کرے گی کہ آئندہ کسی عالم دین، بزرگ ہستی کے ساتھ اس قسم کا واقعہ رونما نہ ہو اور لوگوں میں عموماً علماکرام میں خصوصاً تحفظ کا احساس اجاگر ہو۔

شیخ الحدیث مولانا محمد وجیہہ رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ کے تین دن بعد دارالعلوم ٹنڈوالہ یار کے شیخ الحدیث اور مہتمم، مفتی محمد وجیہہ دارفانی سے داربقا کی طرف تشریف لے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولاناؒ اکابر علمائے دیوبند کی نشانیوں میں سے تھے۔ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے فیض یافتہ، حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی شاگرد تھے۔ بہت ہی متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ ساری زندگی علوم نبویہ (ﷺ) کی خدمت میں گزار دی۔ قال اللہ اور قال الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی زندگی کا محور بنائے رکھا۔ ٹنڈوالہ یار اور حیدرآباد میں آپ نے رشد و ہدایت کا وہ کام کیا جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ مرحوم بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے، اخلاص و للّٰہیت کا پیکر تھے ساری زندگی، بے لوث دینی خدمات اور علمائے دیوبند کی ترجمانی کی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مفتی محمد وجیہہؒ کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خان محمد دامت برکاتہم، نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا سید نفیس شاہ صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا احمد میاں حمادی اور دیگر جاں نثاران ختم نبوت نے اظہار تعزیت کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحبؒ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں!

جو احباب ہفت روزہ "ختم نبوت" کے باقاعدہ طور پر قاری ہیں، ان کے نام کچھ بقایاجات واجب الادا ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ تمام احباب کو ریمائنڈر ارسال کئے جاچکے ہیں، جلد از جلد ادائیگی کر دیں اور زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منی آرڈر، ڈرافٹ، چیک وغیرہ بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر ارسال کریں شکریہ .... (ادارہ)

ختم نبوۃ

چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی کی ستیزہ کاریاں

محمد اسعد قاسمی (انڈیا)

”میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی جن کی منجانب اللہ نصرت ہوگی جو لوگ ان کی نصرت ترک کردیں گے اور جو ان سے عداوت کریں گے تو ان سے اس جماعت کا کوئی نقصان نہ ہوگا“ (صحیح بخاری)

سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ ہزاروں رسولوں اور نبیوں علیہم السلام کے بعد اسی وجہ سے ہوئی تھی کہ گزشتہ آسمانی تعلیمات کی تکمیل ہوجائے اور ان کے غیر ضروری حصے منسوخ ہوجائیں، اور قیامت تک کے لئے اسلام کا دین کامل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سنت اور اسوۂ حسنہ کے معیاری اور مثالی نمونوں کے ساتھ ساری انسانیت کی ہدایت و سعادت، صلاح و فلاح، اور دین و دنیا میں کامرانی و کامیابی کی ضمانت کے طور پر دنیا پر سایہ فگن ہوجائے۔

اسلام یا دین محمدیؐ کی نمایاں ترین خصوصیت اس کی جامعیت و وسعت، اور ہر دور و دیار اور ہر زمان و مکان کے لئے اس کی اہلیت و صلاحیت اور دوام و ابدیت ہے، اس میں دین ابراہیمی کی سادگی و خدا پرستی اور فطرت انسانی سے مطابقت بھی ہے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حکیمانہ و حاکمانہ احکام و شرائع بھی، اس میں سیرت یوسفی کا حسن و جمال بھی ہے، اور سلطنت سلیمانی کا جاہ و جلال بھی، اس میں صبر ایوب علیہ السلام بھی ہے اور گریہ یعقوب علیہ السلام بھی، اس میں مزامیر داؤد علیہ السلام کا سوز و ساز بھی ہے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اخلاقی و انسانی تعلیمات کا گداز بھی۔

حسن یوسف، دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سیرت نبویہ اور سنت محمدیہ (علی صاحبہا الف تحیۃ) کی یہی اہمیت و عظمت تھی کہ اسلام کی پوری تاریخ میں احیا و بقائے سنت اور مخالفت شرک و بدعت کا زبردست داعیہ اور ناقابل تسخیر و پرجوش جذبہ موجود، اور اس کے لئے غیرت و حمیت برقرار رہی، اور احیائے سنت و ازالہ بدعت کا فرض ادا کرنے کے لئے اصحاب دعوت عزیمت ائمہ مجتہدین و علمائے ربانیین اور حامیان شرع متین نے ہر دور اور ہر ملک میں سر دھڑ کی بازی لگادی، اپنا سب کچھ داؤں پر لگادیا، اور اپنی ساری علمی و عملی صلاحیتیں صرف کردیں۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ، ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام غزالی رحمہ اللہ اور علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے لے کر حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ، شیخ محمد عبدالوہاب رحمہ اللہ، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ، حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ و حضرت مولانا اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ، حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ اور شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ تک حامیان سنت و شریعت، مصلحین، دین و ملت اور ماحیان بدعت و ضلالت کی ایک مسلسل و مکمل، زریں اور روشن تاریخ ہے جو نامعلوم زمانے تک امت محمدیہ کے راستے میں سنت و شریعت کے چراغ روشن کرتی، اور ملت اسلامیہ کو اختراع و بدعت اور ضلالت و جہالت کے اندھیروں سے نکالتی رہے گی، اور دلوں میں اتباع سنت و پیروی شریعت کا ذوق و شوق اور بدعت سے تنفر و تکدر کے جذبات پیدا کرتی رہے گی، یہ اہل حق و صداقت کی وہ جماعت ہے جس کے بارے میں حدیث میں کہا گیا ہے کہ وہ قیامت تک حق پر قائم رہے گی اور کوئی مخالفت اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

”لا تزال طائفة من امتی منصورین علی الحق لا یضرهم من خذلهم ولا من عاداهم۔“ (صحیح بخاری)

ترجمہ: ”میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی جن کی منجانب اللہ نصرت ہوگی جو لوگ ان کی نصرت ترک کردیں گے اور جو ان سے عداوت کریں گے تو ان سے اس جماعت کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔“

”لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم حتی یاتی امر الله وهم کذالک۔“ (صحیح مسلم)

ترجمہ: ”میری امت میں سے ایک جماعت برابر حق پر قائم اور غالب رہے گی، اور ان کا ساتھ نہ دینے والا ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا آخری فیصلہ (قیامت) آجائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔“

مذکورہ حقائق کا یہ تقاضا، اہم دینی فریضہ اور ملی غیرت و حمیت کا یہ لازمی نتیجہ بھی ہے کہ

باقی صفحہ ۲۶ پر

ختم نبوۃ

قادیانیت سے اسلام تک جناب شفیق مرزا کی کہانی

جناب شفیق مرزا پہلے قادیانی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ سن شعور کو پہنچنے پر قادیانیوں کے اندر تلے، قادیانی رہنماؤں کی جنسی انارکی، اخلاق باختگی کو دیکھا تو قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو گئے۔ اس وقت وہ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے لوگوں کی آنکھ کا تارا ہیں۔ قدرت حق نے بڑی خوبیوں سے نوازا ہے۔ عربی، انگریزی، اردو، پنجابی سمیت کئی زبانوں پر دسترس حاصل ہے۔ ان کے قلم میں درد، سوچ میں گہرائی اور قلم میں روانی ہے۔ ان کا قلم دشمن کے سینے میں تیر کی طرح پیوست ہوتا ہے۔ گھر کے بھیدی ہونے کے ناطے قادیانیت کی عیاشیوں، بدمعاشیوں کی تفصیلات پر مشتمل ایک شہرہ آفاق کتاب "شہر سدوم" ترتیب دی ہے، جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ مختلف اوقات میں قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ آج کل ادارہ "جنگ" سے وابستہ ہیں۔

کسی شخص یا گروہ کی جنسی انارکی کے واقعات کا تذکرہ یا ان کی اشاعت عام طور پر ناپسندیدہ خیال کیا جاتا ہے۔ ہمیں بھی اصولاً اس سے اتفاق ہے لیکن اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مذہب کا لبادہ اوڑھ کر خلق خدا کو گمراہ کرے اور "تقدس" کی آڑ میں مجبور مریدوں کی عصمتوں کے خون سے ہولی کھیلے، سینکڑوں گھروں کو ویران کر دے، انبیا علیہم السلام اور دیگر مقدس افراد کے بارے میں ژاژخائی کرے تو اسے محض اس بنا پر نظر انداز کر دینا کہ وہ ایک مذہبی دکان کا بااثر مالک ہے، قانوناً، شرعاً، اخلاقاً ہر لحاظ سے نادرست اور ناواجب ہے۔ قرآن مجید نے مظلوم کو نہایت واضح الفاظ میں ظالم کے خلاف آواز حق بلند کرنے کی اجازت دی ہے۔ بقول تعالیٰ: لایحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم۔ مرزا غلام احمد نے جس زبان میں گل افشانی کی ہے، کوئی بھی مہذب انسان اسے پسند نہیں کر سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بطور خاص ان کا نشانہ بنے ہیں۔ گو دیگر انبیا کرام اور صلحا امت میں سے بھی شاید ہی کوئی فرد ایسا ہو گا جو ان کی "سلطان القلمی" کی زد میں نہ آیا ہو۔ مسلمانوں کو "کنجریوں کی اولاد" قرار دینا، مولانا سعد اللہ لدھیانوی کو "نجس" اور "نطفۃ السفہا" کے نام خطاب کرنا، مناظرہ میں مسلمانوں کے شہرہ آفاق مناظر کو "بھو نکنے والا کتا" کے الفاظ سے یاد کرنا اور اس نوع کی دیگر بے شمار دشنام طرازیاں ہر سعید فطرت کو سوچنے پر مجبور کر دیتی ہیں کہ وہ کونسی نفسیاتی الجھن ہے، جو نبوت کا دعویٰ کرنے والے اس شخص کو ایسے الفاظ استعمال کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ مرزا غلام احمد کے بعد ان کے بیٹے مرزا محمود نے اپنے بلند بانگ دعاوی کی آڑ لے کر جن قبیح حرکات کا ارتکاب کیا ..... ان کی طرف سب سے پہلی انگلی پیر سراج الحق نعمانی نے اٹھائی اور اس "لن ساع" کے

جناب محمد متین خالد

کرتوتوں کے بارے میں ایک رقعہ لکھ کر مرزا غلام احمد کی پگڑی میں رکھ دیا، گو پیر کا بیٹا "مریدوں کی عدالت" سے شبہ کا فائدہ حاصل کر کے بچ گیا، لیکن اس کے دل میں یہ بات پوری طرح جاگزیں ہو گئی کہ مریدوں کی تطہیر ذہنی ہی کافی نہیں، معاشی جبر کے ساتھ ساتھ ان پر ریاستی جبر کے ہتھکنڈے بھی استعمال کئے جائیں تاکہ وہ کبھی سچ بات کہنے کی جرأت نہ کر سکیں۔ پیر سراج الحق نعمانی نے اظہار حق کا جو "جرم" کیا تھا اس کی پاداش میں مرزا محمود نے ساری عمر اسے چین نہ لینے دیا اور ہر ممکن طریقہ سے اس پر تشدد کیا۔ اطمینان کامل کے بعد مرزا محمود پھر اپنے دھندے میں مصروف ہو گیا اور اس کی اہر منی احتیاطوں کے باوجود ہر چند سال کے بعد اس پر بدکاری کے الزامات لگتے رہے۔ مباہلے کی دعوتیں دی جاتی رہیں، مگر وہاں ایک خاموشی تھی، سب کے جواب میں۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا، بڑے بڑے مخلص مرید، واقف راز ہو کر ایک ہی نوعیت کے الزامات لگا کر علیحدہ ہوتے گئے اور انسانیت سوز بائیکاٹ کا شکار ہوتے رہے۔ حیران کن امر یہ ہے کہ تین تین یا پانچ پانچ سال بعد الزامات لگانے والے ایک دوسرے سے قطعاً ناآشنا ہیں مگر الزامات کی نوعیت ایک ہی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ مرزا محمود یا اس کے خاندان کے افراد نے کبھی بھی حلف موکد بعذاب اٹھا کر اپنے "مصلح موعود" کی پاکیزگی کی قسم نہیں کھائی۔ مرزا محمود کی سیرت کے تذکرہ میں ان کی ازواج اور بعض دیگر رشتہ داروں کا نام بھی آیا ہے۔ ہم ان کے نام حذف کر دیتے کیونکہ وہ ہمارے مخاطب نہیں لیکن اس خیال سے کہ ریکارڈ درست رہے، نیز اس بنا پر کہ وہ بھی اس بدکار اعظم کی شریک جرم ہیں، ہم نے ان کے نام بھی اسی طرح رہنے دیئے ہیں۔ ہفت روزہ "نصرت" کراچی

ختم نبوۃ

(۱۴/مارچ ۱۹۷۹ء) سے متعلق ایک صحافی خاتون نے خلیفہ جی کی ایک سراپا مہر بیوی سے پوچھا کہ اتنی کمسنی میں آپ کی شادی مرزا محمود ایسے بوڑھے سے کیسے ہو گئی؟ تو انہوں نے جواباً کہا جیسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گئی تھی۔ اس جواب سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس ظلمت کدے کا ہر فرد مقدسین امت پر کیچڑ اچھالنے کی مذموم سعی کس دیدہ دلیری سے کرتا ہے اور پھر ہمارے بعض اخبار نویس حضرات کس بے خبری سے اسے اچھالتے اور اجالتے ہیں۔

مرزا محمود احمد کے جنسی عدوان پر جن لوگوں نے مؤکد بعذاب قسمیں کھائی ہیں یا ان کی زندگی کے اس پہلو سے نقاب سرکائی ہے، ان کا تعلق مخالفین سے نہیں، ایسے مریدوں سے ہے جو قادیانیت کی خاطر سب کچھ تج کر گئے تھے۔ ان میں خود مرزا محمود کے نہایت قریبی عزیز، ہم زلف اور برادران نسبتی تک شامل ہیں اور بالواسطہ شہادتوں میں ان کے پسران اور دختران تک کے بیانات موجود ہیں، جن کی آج تک تردید نہیں ہوئی اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی قانونی چارہ جوئی کی گئی ہے۔ اس کا سبب اشاعت فحش سے اجتناب و گریز نہیں، بلکہ یہ حقیقت ہے کہ واقعات کی تصدیق کے لئے اس قدر ثبوت، شہادتیں اور قرائن موجود ہیں، جن کا انکار ناممکن ہے۔

ان الزامات کی صحت و صداقت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ ان مریدین میں سے جو لوگ انتہائی اخلاص کے ساتھ قادیانیت کو سچا سمجھتے تھے اور مرزا محمود کو خلیفہ برحق مانتے تھے، ان کی رنگین راتوں سے واقف ہو کر نہ صرف قادیانیت سے علیحدہ ہوئے بلکہ خدا کے وجود سے بھی منکر ہو گئے۔ ایک شخص کو پاکبازی کا مجسمہ مان کر اس کو کار دگر میں مشغول دیکھ کر جس قسم کا رد عمل ہو سکتا ہے، یہ اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ ان میں سائی یقین رکھنے والے لوگ ہی نہیں، عملی تجربہ سے گزرے ہوئے افراد بھی ہیں۔

دوسرا طبقہ مرزا محمود احمد کو جولیس سیزر کا ہم مشرب سمجھتا ہے مگر کسی نہ کسی رنگ میں قادیانی عقائد سے چمٹا ہوا ہے۔ آپ اسے ہر دو طبقہ کی عدم واقفیت یا جہالت کہیں، میرے نزدیک دونوں قسم کا رد عمل الزامات کی صحت پر برہان قاطع ہے۔ ماہرین جرمیات کا کہنا ہے کہ پرفیکٹ کرائم وہ ہوتا ہے جو کبھی ٹریس نہ ہو سکے، مگر ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آدم سے لے کر آج تک ایک بھی ایسا جرم سرزد نہیں ہوا جو اصطلاحاً پرفیکٹ کرائم کہلا سکے کیونکہ جرم ذہن کی ابنورمل حالت میں ہوتا ہے، اس لئے کوئی نہ کوئی ایسی حرکت ضرور ہو جاتی ہے، کوئی ایسا فلو ضرور رہ جاتا ہے، جس سے مجرم کی نشاندہی ہو جاتی ہے مثلاً ایک قاتل نعش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے انہیں چار پانچ مقامات پر پھینک کر یہ خیال کرتا ہے کہ اس نے قتل کے نشانات تک کو مٹا دیا ہے، مگر عملاً وہ اتنے ہی مقامات پر اپنے جرم کے نشانات چھوڑ رہا ہوتا ہے۔ اس پس منظر میں اگر مرزا محمود کی تقاریر اور بیانات کا جائزہ لیں تو کئی شواہد ان کے جرم کی چغلی کھاتے ہیں، پیرس میں عریاں رقص دیکھنے کا تذکرہ خود انہوں نے اپنی زبان سے کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

"جب میں ولایت گیا تو مجھے خصوصیت سے خیال تھا کہ یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ بھی دیکھوں گا۔ قیام انگلستان کے دوران میں، مجھے اس کا موقع نہ ملا۔ واپسی پر جب ہم فرانس آئے تو میں نے چودھری ظفر اللہ خان صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ: مجھے کوئی ایسی جگہ دکھائیں جہاں یورپین سوسائٹی عریاں نظر آ سکے۔ وہ بھی فرانس سے واقف تو نہ تھے مگر مجھے ایک اوپیرا میں لے گئے، جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا۔ چودھری صاحب نے بتایا یہ وہی سوسائٹی کی جگہ ہے، اسے دیکھ کر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ میری نظر چونکہ کمزور ہے، اس لئے دور کی چیز اچھی طرح سے نہیں دیکھ سکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے جو دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ سینکڑوں عورتیں بیٹھی ہیں، میں نے چودھری صاحب سے کہا کیا یہ ننگی ہیں؟ انہوں نے یہ بتایا کہ یہ ننگی نہیں بلکہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ باوجود اس کے ننگی معلوم ہوتی ہیں۔"

(الفضل ۲۸/جنوری ۱۹۳۴ء)

مکر و فریب ایک ایسی چیز ہے کہ انسان زیادہ دیر تک اس پر پردہ ڈالنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ دانستہ یا نادانستہ ایسی باتیں زبان پر آجاتی ہیں جن سے اصلیت سامنے آجاتی ہے۔ خلیفہ جی نے اپنی ایک شادی کے موقع پر کہا: "میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں خچر پر سوار ہوں اور اس کی تعبیر میں نے یہ کی ہے کہ اس بیوی سے اولاد نہیں ہو گی۔" اب واقعہ یہ ہے کہ اس بیوی سے کوئی اولاد نہیں اور خلیفہ جی کا یہ "خواب" اس پس منظر میں تھا کہ وہ خاتون جوہر نسائیت ہی سے محروم ہو چکی تھیں۔ اب مرید اسے بھی اپنے پیر کا کمال سمجھتے ہیں کہ اس کی پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی؟ حالانکہ یہ معاملہ پیش خبری کا نہیں، پیش بینی بلکہ درون بینی کا ہے۔

ہمیں "رائل فیملی" کے کسی فرد کے بارے

ختم نبوت

میں نیک چلنی کا حسن ظن نہیں کیونکہ اس ماحول میں مجز تاج جانا بھی ممکن نظر نہیں آتا، مگر ہم ان کے بارے میں کف لسان ہی کو پسند کرتے ہیں۔

چونکہ سربراہان قادیانیت عموماً اور مرزا محمود خصوصاً اس ڈرامے کے خصوصی کردار ہیں، اس لئے ان کے بہروپ کو نوچ پھینکنا اور لوگوں کو گمراہی کی دلدل سے نکالنا انتہائی ضروری ہے، ضمناً قادیان اور ربوہ کی اخلاقی حالت کا ذکر بھی آگیا ہے، اگر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو قادیانیت یقیناً شجرۂ خبیثہ ہے۔ قادیانی امت اپنے "نبی" کی اتباع میں اپنے ہر مخالف کی بے روزگاری، مصیبت اور موت پر جشن مناتی ہے اور اسے مطلقاً اس امر کا احساس نہیں ہوتا کہ یہ انتہا درجہ کی قساوت قلبی، شقاوت ذہنی اور انسانیت سے گری ہوئی بات ہے...... اللہ تعالیٰ نے قادیانی امت پر ایسا عذاب نازل کیا ہے کہ اب ان کا ہر قابل ذکر فرد ایسی رسوا کن بیماری سے مرتا ہے کہ اس میں ہر صاحب بصیرت کے لئے سامان عبرت موجود ہے۔ فالج کی بیماری کو خود مرزا غلام احمد نے "دکھ کی مار" اور "سخت بلا" ایسے الفاظ سے یاد کیا ہے اور اب قادیانی امت کی گندی ذہنیت کی وجہ سے یہ بیماری اللہ تبارک و تعالیٰ نے سزا کے طور پر قادیانیوں کے لئے کچھ اس طرح مخصوص کر دی ہے کہ ایک واقف حال قادیانی کا کہنا ہے:

"اب تو حال یہ ہے کہ جو شخص فالج سے نہ مرے، وہ قادیانی ہی نہیں۔"

مرزا محمود احمد نے اپنے باوا کی سنت پر عمل کرتے ہوئے امت مسلمہ کے اکابر اور جید علمائے دین کے وصال پر جشن مسرت منایا اور ان کا یہ دھندا اب تک چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کے گوسالہ سامری مرزا محمود کو "فالج کا شکار" بنا کر دس سال تک رہین بستر و بالش کر دیا اور اس عبرتناک رنگ میں اس کو اعضاء و جوارح اور حافظہ سے محروم کر دیا کہ وہ مجنونوں کی طرح سر ہلاتا رہتا تھا اور اس کی ٹانگیں بید لرزاں کا نظارہ پیش کرتی تھیں، گویا وہ: "لا یموت فیہا ولا یحییٰ" کی تصویر تھا، مگر قادیانی مذہبی انڈسٹری کے مالکان اس حالت میں بھی الٹا "اخبار" اس کے ہاتھ میں پکڑا کر "زیارت" کے نام پر مریدوں سے پیسہ بٹورتے رہے اور پھر سات بجے شام مر جانے والے اس "مصلح موعود" کی دو بجے شب تک صفائی ہوتی رہی اور "سرکاری اعلان" میں اس کی موت کا وقت دو بج کر دس منٹ بتایا گیا اور اس عرصہ میں اس کی الجھی ہوئی داڑھی کو ہائیڈروجن یا کسی اور چیز سے رنگ کراے طلائی کلر دیا گیا اور خط بنایا گیا اور غازہ لگا کر اس کے چہرے پر "نور" وارد کیا گیا، تاکہ مریدوں پر اس کی "اولیائی" ثابت کی جاسکے۔

حیرت ہے کہ جب کوئی مسلمان دنیاوی زندگی کے دن پورے کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتا ہے تو قادیانی اس کی بیماری کو "عذاب الٰہی" قرار دیتے ہیں لیکن ان کے اپنے اکابر ذلیل موت کا شکار بنتے ہیں تو یہ "الہاماً" بن جاتا ہے اور اس کے لئے دلائل دیتے ہوئے قادیانی تمام وہ روایات پیش کرتے ہیں، جن کو وہ خود بھی تسلیم نہیں کرتے۔ شاہ فیصل رحمہ اللہ کی شہادت پر قادیانی امت کا خوشی منانا ایک ایسا المناک واقعہ ہے جس پر جس قدر بھی نفرین کی جائے، کم ہے اور سابق وزیر اعظم پاکستان کے پھانسی پانے پر ہفت روزہ "لاہور" کا یہ لکھنا کہ اس سے مرزا غلام احمد کی ایک پیشگوئی پوری ہوئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے عہد میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا، مسخ شدہ قادیانی ذہنیت کی شہادت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو جماعت یا فرقہ کسی شخص کو نبی تسلیم کرتا ہے، وہ قرآن و حدیث کی رو سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اسے کوئی شخص بھی مسلمان قرار نہیں دے سکتا اور خدا کے فضل سے تمام امت مسلمہ اب بھی بالاتفاق قادیانیوں کو کافر ہی سمجھتی ہے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

تقدیس کے بادہ خانے میں:

۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں پر انگریزوں کے مظالم کی داستان اس قدر مہیب اور خونچکاں ہے کہ اس کا تصور کرتے ہوئے بھی روح کپکپاتی اور سینہ بریاں ہوتا ہے۔ معاشی طور پر ملت اسلامیہ پہلے ہی پسی ہوئی تھی، سیاسی آزادی کی اس عظیم تحریک نے دم توڑا تو انگریز کی اہرمنی فراست اس نتیجہ پر پہنچی کہ جب تک مسلمانوں سے دینی روح، اتفاقی شعور اور جذبہ جہاد کو محو کر کے انہیں چلتے پھرتے لاشے نہ بنا دیا جائے، اس وقت تک ہمارے سامراجی عزائم تشنۂ تکمیل رہیں گے۔ جاگیر دار طبقہ اپنے مفادات کی خاطر پہلے ہی فرنگی حکومت کی مدح و ثنا میں مصروف تھا۔ "علما" کا ایک گروہ بھی قرآن حکیم کی آیات کو من مانے معانی پہنا کر تاج برطانیہ کی حمایت کر کے اپنی چاندی کر رہا تھا، مگر انگریز سرکار ان سارے انتظامات سے مطمئن نہ تھی، اس کے نزدیک مسلمانوں کا اتفاقی شعور کسی وقت بھی سلطنت برطانیہ کے لئے خطرہ بن سکتا تھا، اس لئے اس نے مسلمانوں کی دینی غیرت، سیاسی بصیرت اور قومی روح پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے ایک ایسے خاندان کا انتخاب کیا جو اپنی سطحی و غداری میں کوئی ثانی نہ رکھتا تھا اور اس کا بڑے سے بڑا فرد بھی سرکار دربار میں کرسی مل جانے کو باعث افتخار سمجھتا تھا۔ اس مذموم منصوبہ کو انجام تک پہنچانے اور مسلمانوں کی وحدت ملی کو پاش پاش کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس

نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو داغدار کرنے کے لئے (نعوذباللہ) اپنی بے سروپا تاویلات سے امت مسلمہ میں اس قدر فکری انتشار برپا کیا کہ انگریز کو اپنے گھناؤنے مقاصد کے حصول کے لئے برصغیر میں ایک ایسی جماعت میسر آگئی جو "الہامی بیساکھیوں" پر غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتی رہی اور آج انگریز کے چلے جانے کے بعد گو اس کی حیثیت متروکہ داشتہ کی سی رہ گئی ہے، مگر پھر بھی وہ اسرائیل سے تعلقات استوار کرکے، عربوں میں تنسیخ جہاد کا پرچار کرکے انہیں یہود کی غلامی پر آمادہ کرنے کی مذموم جدوجہد میں مصروف ہو کر وہی فریضہ سرانجام دے رہی ہے جو اس کے آقایان ولی نعمت نے اس کے سپرد کیا تھا۔ حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے وحدت انسانیت کا جو انٹرنیشنل فکر، ختم نبوت کی شکل میں دیا تھا، قادیانی امت نے اس کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے نئی نبوت کا ناٹک رچا کر وحدت ملت اسلامیہ ہی کو سبوتاژ کرنے کی سعی نامسعود شروع کردی۔ دین سے تلعب کے نتیجے میں اس مسیحیت جدیدہ پر اللہ تعالیٰ کی ایسی پھٹکار نازل ہوئی کہ خود "نبوت باطلہ" کا گھرانہ "عصمت و عفت" کی تمیز سے عاری ہو کر اس طرح معصیت کا ملتجب دوزخ بنا کہ قریب ترین مریدوں نے اسے "فحش کا مرکز" قرار دیا۔ گویہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر واضح رنگ میں جنسی عصیان کا تو کوئی الزام نہ لگا مگر اس کو تسلیم کئے بغیر بھی کوئی چارہ نہیں کہ ان کی جنسی زندگی ناآسودگی کا شکار رہی۔ اگر محمدی بیگم کے پاجامے منگوا کر سونگھنے والی روایت کے ساتھ ساتھ، اس مظلوم خاتون کے بارہ میں آسمانی نکاح کے تمام "الہامات" بھی طاق نسیاں پر رکھ دیئے جائیں اور بڑھاپے میں مولوی حکیم نورالدین کے نسخہ "زدجام عشق" کے سہارے پچاس مردوں کی قوت حاصل کر لینے کے دعاوی کے ساتھ ایک نوجوان لڑکی کو حبالہ عقد میں لانے اور پھر بوجوہ اس کی غیر معمولی فرمانبرداری کا تذکرہ نہ بھی کیا جائے تو بھی ان کی تحریرات میں ایسے شواہد بکثرت ملتے ہیں جو اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ان کی عائلی زندگی خوشگوار نہ تھی اور معاشرتی سطح پر پہلی بیوی کا اپنے شوہر کے گھر میں محض "بچے دی ماں" بن کر رہ جانا، بذاتِ خود واقعہ ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ اتنے بلند بانگ دعاوی کے باوجود مرزا صاحب جب بھی اپنے ناقدین کو جواب دینے پر آمادہ ہوئے، انہوں نے الزامی جوابات کی کمین گاہ پر بیٹھ کر درشت کلامی ہی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اشارے کنائے میں ہی نہیں، اکثر اوقات واضح الفاظ میں ایسی باتیں کہہ گئے جو ان کے دعاوی کی مناسبت سے ہرگز ان کے شایان شان نہ تھیں، مثلاً ماسٹر مرلی دھر کے محض یہ کہہ دینے پر کہ آپ تو لاچار اور قرضدار ہیں، انہیں یہ جواب دینا کہ ہمارے یہاں ہندو جاٹوں کا یہ طریق ہے کہ جب انہوں نے کسی کو اپنی دختر نیک اختر، نکاح میں دینی ہوتی ہے تو وہ خفیہ طور پر جا کر اس کے کھاتہ، کھیوٹ اور خسرہ نمبر کا پتہ کرتے ہیں مگر ہمارے تمہارے درمیان تو ایسا کوئی معاملہ نہیں۔ پنجابی میں یہ کہنے کے مترادف ہے کہ "توں میتوں کڑی تے نہیں دینی" ہم اس جواب کا تجزیہ خود قادیانی حضرات پر چھوڑ دیتے ہیں۔

قادیانی خلافت کی نیلی فلموں میں مرزا محمود احمد ہمیشہ ہی ایک ایسا ہیرو رہا ہے، جس کے ساتھ کسی ولن نے ٹکر لینے کی جسارت نہیں کی۔ ان پر جنسی بے اعتدالی کا سب سے پہلا الزام ۱۹۰۵ء میں لگا اور ان کے والد مرزا غلام احمد نے اس کی تحقیقات کے لئے ایک چار رکنی کمیٹی مقرر کردی، جس نے الزام ثابت ہو جانے کے باوجود چار گواہوں کا سہارا لے کر شبہ کا فائدہ دے کر ملزم کو بچالیا۔ عبدالرب برہم خان ۱۳۳۵ اے پیپلز کالونی فیصل آباد کا حلفیہ بیان ہے کہ اس کمیٹی کے ایک رکن مولوی محمد علی لاہوری سے انہوں نے اس بارہ میں استفسار کیا تو مولوی صاحب نے بتایا کہ الزام تو ثابت ہو چکا تھا مگر ہم نے ملزم کو بینیفٹ آف ڈاؤٹ دے کر چھوڑ دیا۔ ۱۹۱۴ء میں جب گدی نشینی کے لئے جنگ اقتدار چھڑی تو دہلی کی محلاتی سازشوں کے ماہرین نے ایک مذہبی جماعت کی سربراہی کے لئے بائیس سال کے ایک ایسے چھوکرے کو "منتخب" کر لیا، جس میں پیر کا بیٹا ہونے کے علاوہ کوئی خصوصیت موجود نہ تھی۔ ایسا بدخو، غاصب اور کندہ ناتراش قسم کا آدمی عمر کے بیجانی دور میں ایک ایسے منصب پر فائز ہوا جسے بظاہر ایک تقدس حاصل تھا۔ مرزا محمود نے تقدس کے اس کٹہرے کو اپنے لئے پناہ گاہ سمجھتے ہوئے جنسی عصیان کا وہ ہولناک ڈرامہ کھیلا کہ (الامان والحفیظ)

بلوغت سے لے کر مکمل طور پر مفلوج ہو جانے تک ہر چند سال کے وقفہ کے بعد انقلابات کی رداؤں میں ملفوف اس پیرزادے پر مسلسل بدکاری کے الزامات مخلص مریدوں کی طرف سے لگتے رہے، مباہلہ کی دعوتیں دی جاتی رہیں، مگر ذہنی طور پر پورا ملحد و بے دین ہونے کے باوجود اس کو کبھی بھی جرأت نہ ہوئی کہ کسی مظلوم مرید کی دعوت مباہلہ پر میدان میں نکلے۔ جب بھی کسی ارادت مند نے واقف راز درون ہو کر للکارا تو قادیانی گماشتوں اور معیشت کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ملاؤں نے ایک طرف اخبارات و جرائد میں ہاہاکار شروع کردی اور دوسری طرف اس محرم راز کو بدترین سوشل بائیکاٹ کا نشانہ بنایا گیا اور اسے اقتصادی و معاشرتی الجھنوں میں مبتلا کرنے پر ہزاروں روپے خرچ

ختم نبوۃ

کر کے جب کسی قدر کامیابی ہوئی تو اسے اپنے بدمعاش پیر کا "معجزہ" قرار دیا گیا۔

کوئی شخص اپنی والدہ پر الزام تراشی کی جرأت نہیں کرتا اور اگر خدانخواستہ وہ اس پر مجبور ہو جاتا ہے تو صرف یہ کہ کر اس کو خاموش کرانے کی کوشش کرتا کہ دیکھو یہ بہت بری بات ہے، مناسب نہیں۔ اس امر کا جائزہ لینا بھی تو ضروری ہے کہ وہ کن المناک حالات سے دوچار ہوا کہ اسے اپنی، اتنی عزیز ہستی کی اصل حقیقت کو دنیا کے سامنے پیش کرنا پڑا۔ پیر کی جلوتیں اگر اس کی خلوتوں سے نالاں ہوں تو مریدوں کا اسی سانچے میں ڈھل جانا، ایک لازمی امر ہے۔ مرزا محمود احمد جب گدی نشین ہوا تو اس نے اپنے باوا کی نبوت کو نعوذباللہ۔

احمد ثانی نے رکھ لی احمد اول کی لاج

کے مقام پر پہنچایا۔ کبھی مسلمانوں کو اہل کتاب کے برابر قرار دیا اور کبھی انہیں ہندوؤں اور سکھوں سے مشابہت دے کر ان کے بچوں تک کے جنازوں کو حرام قرار دے دیا۔ قادیانیت کا غالب عنصر اس دور میں اس نچلے اور متوسط طبقے پر مشتمل تھا جو معاشی طور پر پسماندہ ہونے کی وجہ سے پیشگوئیوں کی فضا میں رہتے ہوئے چین محسوس کرتا تھا اور انگریز سے وفاداری کی قادیانی سند اس کی ملازمت کو محفوظ رکھتی تھی۔ جب نئی نبوت، تکفیر مسلمین اور ان کے جنازوں کا بائیکاٹ، انتہا کو پہنچا تو مذکورہ بالا دونوں طبقوں نے قادیان کی طرف بھاگنا شروع کر دیا کہ وہاں رہائش اختیار کریں کیونکہ جس معاشرہ کو ایک "نبی" کے انکار کی بنا پر کافر قرار دے کر وہ علیحدہ ہوئے تھے، وہاں رہنا اب ان کے لئے ناممکن تھا۔ قادیان میں مرزا محمود احمد نے اپنے خاندان کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مریدوں کے چندے سے خریدی ہوئی زمین کچھ اپنے عزیزوں کو نہایت مہنگے داموں فروخت کی اور کچھ صدر انجمن احمدیہ کی معرفت اپنے ماننے والوں کو گراں قیمت پر فروخت کی مگر رجسٹریشن ایکٹ کے ماتحت اس کا انتقال ان کے نام نہ کروایا گیا۔ اس طرح وہ اپنے معاشرہ سے کٹ کر قادیانیت کے دام میں اس طرح پھنسے کہ :

نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن

اپنی سوسائٹی سے علیحدہ ہو کر اب ایک نئی جگہ پر نئے حالات کا لازمی تقاضا یہ تھا کہ وہ ہر جائز وناجائز خوشامد کر کے پیر اور اس کے لواحقین کا قرب حاصل کرتے اور انہوں نے وقت اور حالات کے دباؤ کے ماتحت ایسا ہی کیا۔ مگر پیر نے مجبور مریدوں کی عزتوں پر ڈاکہ ڈال کر سینکڑوں عصمتوں کے آبگینے تار تار کر دیئے اور اگر کوئی بے بس مرید بلبلا اٹھا تو اسے شہر سے نکال دینے اور مقاطعہ کر دینے کی دھمکیاں دے کر خاموش رہنے کی تلقین کی۔ فخر الدین ملتانی ایسے کئی لوگوں کو قتل کروا کر دہشت کی فضا پیدا کی گئی مگر اس تمام یزیدی اہتمام کے باوجود مرزا محمود، اپنی پاکبازی کا ڈھونگ رچانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ کا ہے ما ہے اس دریا سے ایک موج اٹھتی کہ "ذریت مبشرہ" کے بارے میں جملہ "الہامات، کسوف اور رویا" دھرے کے دھرے رہ جاتے۔ یوں تو مرزا محمود کی زندگی کا شاید ہی کوئی دن ایسا ہو جو بدکاری کی غلاظت سے آلودہ نہ ہو اور جس میں اس پر زناکاری کا الزام نہ لگا ہو، لیکن ذیل میں ہم ان الزامات و بیانات کا تذکرہ کرتے ہیں جن کی گونج اخبارات و رسائل ہی میں نہیں، ملک کی عدالتوں تک میں سنی گئی اور اس کے ساتھ بعض بالکل نئی روایات بھی درج کرتے ہیں جو آج تک اشاعت پذیر نہیں ہو سکیں۔ قادیانی امت کی جنسی تاریخ پر اس سے پیشتر متعدد کتب آ چکی ہیں، لیکن وہ تقاضائے حالات کے ماتحت، جس رنگ میں پیش کی گئیں، اس کی بہت سی وجوہ تھیں۔ آئندہ سطور میں ہم کوشش کریں گے کہ ان روایات کو ذرا وضاحت سے پیش کریں اور اس سے پیشتر جو چیزیں اجمال سے بیان ہوئی ہیں، ان کی تفصیل کر دیں کیونکہ اگر اس وقت اس کام کو سرانجام نہ دیا گیا تو آنے والا مورخ بہت سی معلومات سے محروم ہو جائے گا کیونکہ پرانے لوگوں میں سے جو لوگ صبح گئے یا شام گئے، کی منزل میں ہیں وہ نہ ان سے مل سکے گا اور نہ ان دلدوز واقعات کو سن سکے گا جو خود ان پر یا ان کی اولاد پر گزرے ہیں۔

یہ سب شہادتیں مؤکد بعذاب قسموں کے ساتھ دی گئی ہیں اور یہ تمام افراد قادیانی امت کے خواص میں سے تھے۔ ان میں سے اکثر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں، مگر چند ایسے بھی ہیں جو اپنی بہن واشک کی وجہ سے کسی نہ کسی رنگ میں قادیانیت سے وابستہ ہیں۔ مگر قادیانی "مصلح موعود" کو پورے یقین، پورے وثوق اور پورے ایمان کے ساتھ جولیس سیزر کا مثیل، راسپوٹین کا بروز اور ہر موذیس کا ظل کامل سمجھتے ہیں اور ہر عدالت میں اپنی گواہی ریکارڈ کرانے کے لئے تیار ہیں، ممکن ہے بعض لوگ یہ بھی خیال کریں کہ برائی کی اشاعت کا طریق مناسب نہیں، ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس امر کو مدنظر رکھیں کہ یہ اظہار ان مظلوموں کی طرف سے ہے، جن میں سے بعض کی اپنی عصمت کی ردا چاک ہوئی اور اظہار حق کی پاداشت میں ان پر وہ مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ دنوں پر وارد ہوتے تو راتیں بن جاتیں۔ یہ اظہار ان مظلوموں کی طرف سے ہے جنہیں خدا نے بھی یہ حق دے رکھا ہے :

"لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم"

☆☆ .... ☆☆

ختم نبوۃ

حکیم العصرؒ —— زندگی سے شہادت تک

تحریر: خالد محمود، سابق یو کیل کندن

"اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے"

دورۂ افغانستان سے واپسی پر روزنامہ جنگ کراچی کو آخری انٹرویو دیتے ہوئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحبؒ نے اپنے لئے شہادت کے جس عظیم مرتبے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں ان الفاظ کو حرف آخر ثابت کر دیا کہ ٹھیک پانچ روز بعد جب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ گھر سے دفتر جانے کے لئے روانہ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے ڈرائیور سمیت گھر سے کچھ قدم کے فاصلہ پر چند دہشت گردوں نے شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جس میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب مولوی محمد یحییٰ صاحب شدید زخمی ہوئے۔

اور بھائی عبدالرحمٰن صاحب ڈرائیور کی حیثیت سے جو کئی سالوں سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ اور ہمسفر تھے، وہ سفر آخرت میں بھی حضرت مولانا حکیم العصر محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے شریک سفر ہوئے۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ملت اسلامیہ کے عظیم اثاثہ تھے، آپ حکیم العصر ہونے کے ساتھ ساتھ عالم باعمل اور ایک بہترین مقرر اور ادیب تھے، دین اسلام کے دفاع کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہر محاذ پر خوب سے خوب تقریری اور تحریری جنگ لڑنے کی صلاحیتوں سے نواز رکھا تھا۔ خصوصاً جھوٹے مسیح موعود اور نبوت کے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کا تقریر و تحریر میں خوب علمی انداز سے محاسبہ فرمایا اور اس عنوان سے بہت سی کتب تصنیف فرمائیں کہ قادیانی ٹولہ آج تک حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی دلائل کے آگے بے بس اور عاجز ہے اور انشاء اللہ قیامت تک بے بس رہے گا اور الحمد للہ! آپؒ جہاد کے چھتر کی حیثیت سے اپنے پیچھے ردِ قادیانیت کے لئے ایک ایسی جماعت اور عمارت کھڑی فرما گئے ہیں کہ جس کا ہر فرد اپنی جگہ "محمد یوسف لدھیانوی" ہے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی "ختم نبوت" کے حوالے سے جو کام حضرت قدس سرہ دے گئے ہیں انشاء اللہ وہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔

تقریر و تحریر کے ساتھ ساتھ دورۂ افغانستان کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عملی طور پر جہاد افغانستان میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی کہ اس دورہ کے دوران علماء کرام کی ایک جماعت کے ساتھ اگلے مورچوں پر جا کر اسلام دشمنوں پر فائرنگ کر کے اس عظیم سنت پر عمل کیا۔ آپؒ رحمۃ اللہ علیہ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ عارف باللہ اور سچے عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے اور اس حوالے سے نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ممالک میں بھی ہزاروں لوگ آپ کے مرید اور معتقد ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایسا ملکہ عطا فرمایا تھا کہ جو ایک دفعہ آپ کی وعظ و نصیحت کی مجلس میں آتا آپؒ کا گرویدہ ہو جاتا۔ ہر شخص سے محبت اور شفقت ایسی فرماتے کہ وہ یہی سوچتا کہ حضرت مولاناؒ سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ لہٰذا یہی وجہ ہے کہ جب حضرت مولاناؒ کو شہید کیا گیا تو ہر آنکھ اشکبار تھی اور ہر آدمی اس جدائی پر غم سے نڈھال تھا اور ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کا غم اور صدمہ کا زخم بہت گہرا ہے۔

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف روحانی امراض کا علاج فرماتے بلکہ اگر کوئی ضرورت مند اور حاجت مند بھی آتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ایسے شخص کی خوب تسلی اور دلداری فرماتے اور اس کی ضرورت کو ہر طرح سے پورا فرماتے اور بعض اوقات تو قرض لے کر ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا فرماتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جو شان بزرگی عطا فرمائی تھی، اس میں ایک بات خاص طور پر یہ تھی کہ آپ نے اپنی خودی کو مٹا کر رکھا ہوا تھا، عاجزی اور انکساری بہت تھی، یعنی آپ

ختم نبوة

نے خود کو جتنا چھپایا اور مٹایا اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اتنا ہی اشکارا کیا۔

لوگوں کی دینی اور دنیاوی خیر خواہی کا جذبہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، خصوصاً نوجوانوں کو دین کی طرف میلان ہو، اس کا اہتمام آپ خوب فرماتے تھے اور یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ جس داڑھی منڈے نوجوان کے چہرے پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ فرمادیتے کہ: "اس چہرے کو داڑھی سے سجالو" تو پھر اس نوجوان کے چہرے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق داڑھی دیکھی گئی۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے خط و کتابت کے علاوہ جو حضرات بھی دینی مسائل معلوم کرنے کے لئے مسجد یا دفتر میں رجوع کرتے، حضرت رحمۃ اللہ علیہ ان کو خوب اہتمام سے تسلی بخش و تشفی بخش جواب دیتے، نیز سائل کے رخصت ہونے سے پہلے پہلے سائل کو مسئلہ کا جواب دے کر ساتھ ساتھ یہ بھی فرمادیتے کہ: "آپ کے مسئلہ میں اس ناکارہ کی رائے تو یہ ہے، مزید معلومات اور تسلی بخش جواب کے لئے اہل علم سے رجوع اور مشورہ کرلیجئے۔" روزنامہ جنگ میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے عنوان سے دینی مسائل کے جواب کا سلسلہ تو تھا ہی، مزید افادہ عام کے لئے آپ کے اس سلسلہ کو اسی عنوان (آپ کے مسائل اور ان کا حل) کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے، جو اب مختلف عنوانات کے تحت نو، دس جلدوں تک پہنچ چکا ہے۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ علمی اور روحانی اعتبار سے ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے اور آپ کی ہمیشہ سے یہ خواہش تھی کہ "فروعی اختلافات" کی صورت میں امت اسلامیہ میں جن چھوٹے بڑے فرقوں نے جنم لیا ہے ان کو متحد کیا جائے تاکہ اسلام دشمن طاقتوں کا مل کر اور متحد ہوکر مقابلہ کیا جاسکے، ہم خود "فروعی اختلافات" کو ہوا دے کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹے نہ رہیں۔

یوں تو حضرت مولانا حکیم العصر محمد یوسف صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی ہی دعوت و تبلیغ کا حصہ تھی لیکن دعوت و تبلیغ کے نام سے معروف "تبلیغی جماعت" کے کام سے بھی آپ کو خوب لگاؤ تھا، اس حد تک نہیں کہ صرف دوسروں کو اس جماعت میں جڑنے کی دعوت دیتے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود بھی بنفس نفیس اس میں اوقات لگاتے تھے، اور تبلیغی جماعت کے کام یا اس جماعت پر اعتراض کرنے والوں کو علمی اور تحقیقی جواب مرحمت فرماتے اور انداز بہت شیریں اور دلکش ہوتا کہ سامنے والا کا غلجان جاتا رہے۔

دینی مسائل و معاملات میں اگر کبھی کسی بات میں کسی پر غصہ بھی فرماتے تو بعد میں اس شخص کے ساتھ ایسی دلجوئی اور محبت کا اظہار فرماتے کہ سامنے والا لازمی آپ کا گرویدہ ہوجاتا۔

یہ کج مج تحریر نہ اس بات کی گنجائش اور نہ اس قابل ہے کہ اس میں حضرت حکیم العصر، داعی حق، عارف باللہ اور عاشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تمام صفات و کمالات کو بیان کرسکے کہ اس نہج کا مضمون تو مستقل ایک بڑی کتاب کی ہی صورت میں ہوسکتا ہے، بس حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے حوالے سے ایک آخری بات حکومت وقت سے یہ گزارش کرتا ہے کہ سابقہ نام نہاد جمہوری حکومتوں کی طرح اس فوجی حکومت نے بھی دیگر اور کئی باتوں کے ساتھ لوگوں کی جان ومال کے تحفظ کا نعرہ بلند کیا تھا لیکن ماضی اور حال کے حالات آئندہ مستقبل کی پیشگوئی کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں کہ اس فوجی حکومت میں بھی ہر آدمی نہ صرف ڈرا ہوا ہے بلکہ خوفزدہ ہے کہ نہ جانے کب کیا ہوجائے؟

حضرت اقدس قدس سرہ کی شہادت پر حکومت کی جانب سے دہشت گردوں کی فوری گرفتاری کے احکامات گورنر سندھ سے لے کر ملک کے چیف ایگزیکٹیو تک کے درجوں کے حضرات کا حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے گھر والوں سے تعزیت کے لئے آنا درجہ بدرجہ یہ سب اپنی جگہ ٹھیک ہے، لیکن چیف ایگزیکٹیو صاحب سے معلوم یہ کرنا ہے کہ لوگوں کے جان ومال کے تحفظ کا یہ کونسا نعرہ ہے؟ ہم کب تک اپنے اکابر بزرگوں کے خون میں نہائے ہوئے لاشے اٹھاتے رہیں گے؟ کہ ابھی تو حضرت مولانا عبداللہ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا حبیب اللہ مختار صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے زخم تازہ تھے کہ ہم سے چند دہشت گردوں نے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ جیسی عظیم شخصیت کو چھین لیا۔

اس بات کا اقرار ہے کہ قانون نافذ کرنے والوں کو دہشت گردوں کے بارے میں الہام نہیں ہوتا، مگر ان ملک دشمن دہشت گردوں کو ٹھکانے لگانے کا انتظام تو ہوسکتا ہے، کیا ہماری حکومتی ایجنسیاں اور اہلکار ابھی تک اس انتظام کے قابل نہیں ہوئے؟

(وما توفیقی الا باللہ)

☆☆..................☆☆

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کی سرگرمیاں

جمعیت علمأ برطانیہ کا مشترکہ تعزیتی جلسہ

برمنگھم (پ ر) گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمأ برطانیہ کا مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی یاد میں مسجد عمر میں مشترکہ تعزیتی جلسہ ہوا، جس میں لنکاشتر علاقوں سے پارک شائر ڈلینڈ ویلز لندن اور برطانیہ کے دور دراز علاقوں سے ایک بڑی تعداد میں علمأ کرام نے شرکت کی۔

مولانا عبدالرشید ہزاروی نے کہا ہر دور میں باطل طاغوتوں نے سر اٹھایا ہے مگر ان کے مقابلے میں اہل حق، حق کی آواز ہمیشہ بلند کئے رہے۔ مولانا غلام محمد گورا نے کہا کہ حق قیامت تک رہے گا، ہماری سعادت ہے کہ ہم اہل حق کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مولانا عبدالرشید ربانی نے کہا کہ اس وقت دشمن اپنے مختلف ہتھکنڈوں سے علمأ حق کے خلاف جنگ کا محاذ کھول چکا ہے، لہذا انتہایت جرأت کے ساتھ مقابلہ ضروری ہے، انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کرے اور جمعیت علمأ برطانیہ کے تمام علمأ ہر طرح کا تعاون کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کو خراج تحسین پیش کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ ان کے کام اور مشن کو زندہ رکھا جائے۔ مولانا غلام نبی کارڈیف نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کو دن دہاڑے شہید کیا جانا بہت بڑی سازش ہے، مولانا کی شہادت پر حکومت پاکستان کی سردمہری اور قاتلوں کی عدم گرفتاری باعث تشویش ہے۔

اس اجلاس کے آخری مقرر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ میں تمام جماعت کی طرف سے جمعیت علمأ برطانیہ کے تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس سانحہ میں ہر طرح سے ہمارا ساتھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ تسلسل کے ساتھ پاکستان میں علمأ کرام کا قتل پاکستان کے ماتھے پر ایک بدنما داغ ہے جبکہ پوری دنیا میں مذہبی راہنماؤں کو تحفظ حاصل ہے، انہوں نے کہا کہ دشمن کا اصل ٹارگٹ اور نشانہ دینی مدارس ہیں مگر جب ان تک ان کی پہنچ نہیں ہو پاتی تو وہ روح مدارس کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا قتل اسی سلسلہ کی کڑی ہے، انہوں نے کہا کہ پاکستان دنیا کے نقشے پر نظریاتی مملکت کی حیثیت سے نمودار ہوا تھا اس میں دینی مدارس اور علمأ کرام کا تحفظ نہایت ضروری ہے، اگر حکومت کوئی دینی خدمت انجام نہیں دے سکتی تو کم سے کم دینی اوارے اور ان میں کام کرنے والوں کا تو تحفظ کرے۔ آخر میں مشترکہ تعزیتی اجلاس مولانا غلام محمد گھی والا کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

جمعیت علمأ برطانیہ کا تعزیتی اجلاس

برمنگھم (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، مرشد العلمأ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے سلسلے میں ایک تعزیتی جلسہ عام جمعیت علمأ برطانیہ کے زیر اہتمام جامع مسجد حمزہ میں منعقد ہوا، جس میں پورے برطانیہ سے کثیر تعداد میں علمأ کرام اور مسلمانوں نے شرکت کی۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علمأ اسلام برطانیہ کے جنرل سیکریٹری مولانا مفتی محمد اسلم نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر پوری دنیائے اسلام سوگوار ہے، آپ کی شہادت سے مسند علم و عمل، تصوف و طریقت و قلمی جہاد خالی ہو گئی، یہ باطل کا آخری حربہ ہے کہ کام کرنے والوں کو شہید کر دیا جائے، ہم مولانا شہیدؒ کے مشن کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق تھا، آپ کی پوری زندگی تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کی انجام دہی میں گزری اور عقیدۂ ختم نبوت کے دفاع میں آپ نے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر قادیانی اور باطل قوتیں یہ سمجھتی ہیں کہ مسلمان اس طرح اپنے مشن سے پیچھے ہٹ جائیں گے تو ان کی یہ بھول ہے، جب تک ایک مسلمان بھی زندہ رہے گا پوری دنیا میں کفریہ اور طاغوتی طاقتوں کا راستہ روکتے رہیں گے۔ مولانا محمد اسلم زاہد نے کہا کہ مولانا شہیدؒ نے جو علمی کام کیا ہے وہ آئندہ صدیوں میں امت مسلمہ کی راہنمائی کرے گا۔ مولانا اسلم علی شاہ خطیب ویکفلڈ نے کہا کہ مولانا لدھیانویؒ ایک نابغہ روزگار شخصیت تھے، آپؒ کی پوری زندگی باطل نظریات کی تردید میں پیش پیش رہے۔ آپ اللہ کے ہاں مقبولیت کے بلند مقام پر فائز تھے۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی نے کہا کہ امام احمد بن حنبلؒ کا مقولہ ہے کہ اہل حق کے فیصلے ان کے جنازے کریں گے۔ ۷ لاکھ سے زائد مسلمانوں کا مولانا لدھیانوی شہیدؒ کے جنازے میں شریک ہونا ان کے عنداللہ مقبول ہونے کی ایک کھلی نشانی ہے۔ مولانا عبدالرشید رحمانی خطیب کراؤلے نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے دین کی جو خدمت کی ہے اور صحیح علم مسلمانوں تک پھیلانے

کی جو جدوجہد کی ہے اللہ تعالیٰ پوری امت کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ مولانا قاری محمد اسمٰعیل نے کہا کہ مولانا لدھیانویؒ کا فہم دین اس دور میں خیر القرون کے مزاج و مذاق سے سب سے زیادہ قریب تھا، آپ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی پیکر تھے، آپ کی تمام تر صلاحیتیں ختم نبوت کی پاسبانی کے لئے وقف تھیں، ہم حضرت مولاناؒ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا عزم لے کر جمع ہوئے ہیں، اس عظیم الشان تعزیتی جلسے میں مولانا قاری نیاز محمد نے تلاوت کی، مولانا قاری ممتاز احمد نے ہدیہ نعت پیش کیا جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض حافظ محمد اکرم راجڈیل نے انجام دیئے۔

تعزیتی اجلاس میں قاری غلام نبی، مولانا عبدالرشید ہزاروی، مولانا امداد اللہ قاسمی، مولانا خورشید احمد، قاری قمر الزماں، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا گل محمد، مولانا عبدالواحید، مولانا عزیز الحق، مولانا اسلم میاں، مفتی رفیع اللہ، مفتی قاسم، مولانا محمد سلیم، حافظ محمد نگین، مولانا اکرام الحق ربانی، حافظ داؤد، قاری محمد ہاشم خان، حافظ مبارک، طٰہٰ قریشی، وغیرہ شریک ہوئے جو وقت کی کمی کی وجہ سے خطاب نہ کرسکے۔ آخر میں جامع مسجد زینت الاسلام کوونٹری کے خطیب اور بزرگ راہنما مولانا سلیمان پٹیل نے دعا کرائی۔

قراردادیں:

یہ تعزیتی جلسہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور مولانا شہید مرحوم کے مشن کو جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کرتا ہے، نیز حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قاتلوں کو جلد گرفتار کرے اور اگر کوئی گرفتار کیا گیا ہے تو اس کو جلد منظر عام پر لائے، یہ جلسہ حکومت پاکستان کو خبردار کرتا ہے کہ وہ دینی مدارس کے خلاف کسی قسم کا کوئی قدم نہ اٹھائے، مدارس دینیہ اخلاص کے ساتھ بے لوث طور پر دین کی خدمت میں مصروف ہیں ان کے راستے میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے۔

دفعہ ۲۹۵-سی محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے منصب نبوت کے تحفظ کے لئے کسی اقلیتی گروہ کے خلاف نہیں اور نہ ہی مذہبی طبقے اس کو کسی منافرت پھیلانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں، اس میں کسی قسم کی ترمیم مسلمان برداشت نہیں کریں گے، حکومت پاکستان اپنے عبوری آئین میں اسلامی دفعات کو تحفظات فراہم کرے۔ قادیانیوں اور دیگر اقلیتوں کے مشنری اوارے واپس کرنے کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن میں تعزیتی جلسہ

(رپورٹ: مفتی محمد سہیل)

گزشتہ ہفتہ بعد نماز ظہر دفتر ختم نبوت واقع ۳۵ اسٹاک ویل گرین لندن میں حضرت اقدس استاذ العلماء، شیخ کامل، نباض امت، فتنہ قادیانیت کے خلاف سیف براں، مشن (مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ) کے پاسبان، علوم بنوری رحمہ اللہ کے حامل، جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاذ حدیث، مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ، شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کی کراچی میں نامعلوم دہشت گردوں کے ہاتھوں شہادت کے واقعہ کے سلسلہ میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔

جس میں حضرتؒ کے متوسلین، محبین اور حضرتؒ کے شاگردوں کے علاوہ یو کے کے تمام جید و ممتاز علماء کرام و ائمہ مساجد اور لندن کے علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی، اور اپنے جذبات اور رنج و الم کا اظہار کیا اور حضرتؒ کی شخصیت آپ کی علمی، اصلاحی، تبلیغی، تحریری، تقریری اور روحانی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ہم حضرت اقدسؒ کے مشن کو جس میں حضرت اقدسؒ نے اپنی ساری زندگی لگادی نہ صرف یہ کہ جاری رکھیں گے بلکہ آگے بڑھائیں گے۔

اس جلسہ کے دو نشستیں ہوئیں پہلی نشست کی صدارت حضرت اقدس قبلہ مولانا منظور احمد الحسینی امیر ختم نبوت یورپ نے فرمائی اور جلسہ کی کارروائی کا آغاز جناب قاری محمد اسامہ بن مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ کی تلاوت سے ہوا جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض جناب طٰہٰ قریشی ناظم دفتر ختم نبوت لندن نے انجام دیئے، جبکہ دوسری نشست کی صدارت ممتاز عالم دین، جمعیت علماء برطانیہ کے راہنما حضرت مولانا مفتی محمد اسلم صاحب دامت برکاتہم نے کی، جبکہ تلاوت جناب قاری محمد نیاز صاحب مدظلہ نے فرمائی اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا منظور احمد الحسینی نے ادا فرمائے۔ جناب حضرت اقدس بقیۃ السلف جناب مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی دامت برکاتہم نے اپنے خطاب میں فرمایا حضرت "شہید اسلام" ہیں اور حضرتؒ نے جس طرح خود کو ختم نبوت کے کام میں جھونک رکھا تھا وہ اسی جیسی صورت حال کے لئے ہر وقت تیار تھے اور یہ تو حضرتؒ کی تمنا تھی جس کا اظہار چند روز قبل

ختم نبوۃ

آپؒ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کے اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

جناب حضرت مولانا مفتی محمد اسلم صاحب زید مجدہم جنرل سیکریٹری جمعیت علماً برطانیہ نے فرمایا ہم سب حضرتؒ کی جدائی پر غمزدہ ہیں البتہ اللہ نے حضرتؒ کو شہادت نصیب فرمائی، یہ بھی حضرتؒ کا اعزاز ہے اور ہمارے اکابر کی روایات میں سے ہے، ہم انشاء اللہ اتفاق واتحاد کے ساتھ حضرتؒ کے مشن کو جاری و ساری رکھیں گے۔

جناب حضرت مولانا محمد عیسیٰ منصوری صاحب مدظلہ چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم نے فرمایا حضرتؒ نے شہادت کی دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے قبول کرلی، اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کے اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

جناب حضرت مولانا عبدالرشید مدظلہ نے ارشاد فرمایا حضرت اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، قافلہ تھے اور علامہ کشمیریؒ، علامہ بنوریؒ کے سچے جانشین اور ان کے ورثہ کے امین تھے اللہ تعالیٰ ان کی شہادت قبول فرمائے (آمین)

جلسہ سے ان کے علاوہ حضرت مولانا محمد نگین صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد اسٹنڈ، حضرت مولانا محمد منور حسین صاحب سورتی خطیب جامع مسجد بالھم نے خطاب فرمایا اور حضرتؒ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا اور فرمایا کہ حضرتؒ کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ جامع مسجد لیٹن اسٹون کے خطیب نے فرمایا کہ حضرتؒ اخلاص، للّٰہیت کا نمونہ تھے اور ختم نبوت آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔

ختم نبوت یورپ کے امیر اور حضرتؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا منظور احمد الحسینی نے فرمایا حضرتؒ کی زندگی جہاد مسلسل کا نمونہ تھی، آپؒ ساری زندگی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سرگرم رہے اور دس ہزار سے زائد صفحات تصنیف فرمائے، حضرت بنوریؒ نے آپؒ پر جو اعتماد کیا اس پر پورے اترے، اللہ تعالیٰ آپؒ کی شہادت کو قبول فرماکر جنت کے اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

ختم نبوت دفتر کے ناظم جناب طٰہٰ قریشی صاحب نے فرمایا کہ جب حضرتؒ پہلی مرتبہ شعبان میں تشریف لائے تو فرمایا کہ اب تو بستر باندھ کر تیار بیٹھے ہیں اور بس بلاوے کا انتظار ہے، اور فرمایا حضرتؒ نہایت شفیق تھے ہم سب پر بڑی شفقت فرمایا کرتے تھے، آج ہم ان کی شفقتوں سے محروم ہو گئے، اللہ رب العزت ان کو درجات عالیہ عطا فرمائے۔

جلسہ میں اس کے علاوہ جناب مولانا قاری محمد اسمٰعیل صاحب مدظلہ، جناب مولانا عبدالقادر صاحب مدظلہ شیفلڈ والے، حضرت مولانا اسلم علی شاہ صاحب مدظلہ، حضرت مولانا نصیب الرحمٰن صاحب مدظلہ، حضرت مولانا عبدالرشید صاحب ویکفیلڈ والے، جناب حضرت مولانا عبدالرشید صاحب مدظلہ، جناب مولانا محمد بلال پٹیل صاحب مدظلہ، جناب مولانا عبدالرشید رحمانی مدظلہ کراؤلے اور راقم الحروف نے بھی خطاب کیا اور حضرتؒ کی خدمات جلیلہ اور تحریری و عملی کاوشوں کو خراج عقیدت پیش کیا اور حضرتؒ کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کا عزم کیا۔

جبکہ آخر میں حضرتؒ کے خلیفہ مجاز اور ختم نبوت یورپ کے امیر حضرت مولانا منظور احمد الحسینی دامت برکاتہم کی پرسوز دعا کے ساتھ یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

لندن سے تعزیتی پیغامات

حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی
حضرت مولانا محمد عیسیٰ منصوری
کے لندن سے تعزیتی مکتوب

انا للہ وانا الیہ راجعون

"حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کی خبر ایسی دل ہلا دینے والی خبر ہے کہ زبان اور قلم کو اظہار تاثر کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ اللہ تعالیٰ آپ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے ان کی رحلت بہت بڑا حادثہ ہے اگرچہ ان کے لئے اس درجہ شہادت اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ علم دین اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں مولاناؒ سے جو خدمات انجام پارہی تھیں، ان کے تسلسل کے لئے اپنی قدرت کاملہ کے انتظام فرمائیں۔"

مولانا حافظ محمد نگین

"حضرت اس وقت مجدد تھے اور انہوں نے حقیقت میں تجدید دین کا کام اپنے اکابر کے منشا کے مطابق کیا جو اکابر ان سے امید رکھتے تھے۔"

ڈاکٹر عبدالرحمٰن خالد

"حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اچانک شہادت کی خبر نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ پاک حضرتؒ کو کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں سے ڈھانپے، آپ نے ابھی ہفتہ، عشرہ ہوا (یہاں چھپا تھا) جہاد میں اپنی تشکیل کے لئے اپنے تئیں پیش کیا تھا حضرت سبحانہ نے قبول فرمایا زہے نصیب، بدنصیب تو ہم ہیں کہ ان کی قیادت اور راہنمائی سے محروم ہو گئے۔"

ختم نبوۃ

مولانا عبدالرشید ربانی

"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت علامہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ شہادت عالم اسلام کا بہت بڑا حادثہ ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرتؒ نے ختم نبوت کے سلسلے میں تجدیدی کارنامے سرانجام دیئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیں۔" (آمین)

حضرت مولانا محمد الیاس

"عالم حقانی، عارف باللہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا واقعہ اور سانحہ ملت اسلامیہ کا عظیم نقصان ہے جو ناقابل تلافی نقصان ہے، اور کمر توڑ سانحہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے اور اپنی بے پایاں رحمتوں میں ڈھانپے اور ملت اسلامیہ کو حضرتؒ کا نعم البدل نصیب فرمائے، حقیقی معنوں میں ہم سب کو ان کے نقوش قدم پر چلنا نصیب فرمائے۔" (آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین)

مولانا منور حسین سورتی

"بقیۃ السلف والخلف حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت سے پورے عالم اسلام کے لئے خصوصاً پاکستان کے لئے تو بہت بڑا خلا ہے، اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمادیں اور درجات کو بلند فرمائے اور ان کی جملہ تصانیف و جمیع خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے اور ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں اور امت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر ہم سب کو عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضرت مولانا اسلام علی شاہ، سنٹرل جامع مسجد وخلد

"حضرت استاذ مکرم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ کی شہادت ایک عظیم صدمہ ہے۔ حضرت اقدسؒ عالم باعمل تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاسی امت کو خوب سیراب کیا، ان کی علمی پیاس کو خوب بجھایا، آپؒ کا انداز درس بھی میٹھا، آپؒ کا انداز بیان بھی میٹھا، آپ کا انداز تحریر بھی میٹھا، آپ کی بات بھی میٹھی، آج امت کا ہر فرد ان کی علمی مٹھاس کو محسوس کرتا ہے اور کرتا رہے گا، ان کی شہادت سے ہم یتیم ضرور ہوگئے، مگر مشن، تحریک کو کوئی آدمی روک نہیں سکتا ہے۔ دشمن نے شہید تو کردیا مگر تحریک کو جلا بخشی۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (آمین)

مولانا مفتی قاسم سعید

"قرآن مجید کے بیان کردہ واقعہ میں اور یوسف ثانی کی حسرت وافسوسناک جدائی میں بڑی مماثلت ہے۔ لہذا قرآنی الفاظ میں وہی کچھ تحریر ہے جو ایک پیغمبر خدا نے اپنے بیٹے کی جدائی و فراق میں افسوس و حسرت کا اظہار کیا تھا صرف اتنے فرق کے ساتھ وہاں غم واندوہ کا شکار باپ تھا، یہاں روحانی اولاد روحانی باپ کی جدائی پر غم و یاس کی تصویر بنی ہوئی ہے، وہاں ملنے کی توقع تھی یہاں روز قیامت تک جدائی کا صدمہ لینا پڑا، اور یہ سینے کا داغ لے کر دنیا سے کوچ کرنا پڑے گا، وہاں صرف مادی جسم کی جدائی تھی یہاں قلب وروح کی پاکیزگی و تاکیزگی کا سامان گم ہے، وہ محدود غم تھا یہاں لا محدود ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرتؒ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے، پوری امت کو صبر جمیل عطا فرمائے۔" (آمین)

مولانا عزیز الحق ہزاروی (خطیب جامع مسجد فاروق اعظم ہر ٹلے)

"آج بڑے صدمے کے ساتھ یہ لکھتا پڑھ رہا ہے کہ میرے استاذ المکرم مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمیں داغ مفارقت دے کر اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کسی نے خوب کہا۔

جدائی پر ہی قائم ہے نظام زندگانی بھی
بچھڑ جاتا ہے ساحل سے گلے مل کے پانی بھی

دشمن خوش ہوں گے کہ ہم نے مجاہد اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹادیا لیکن حقیقت میں ان ظالموں کو اگر معلوم ہو جائے کہ رب العزت نے ان کو ایسا مقام عطا فرمایا ہے۔ جس کے لئے امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار تمنا کی تھی کہ مجھے اللہ کے راستے میں شہید کیا جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جائے۔ حضور علیہ السلام نے تین بار یہ الفاظ فرمائے اور بار بار تمنا کی۔ اللہ تعالیٰ نے تو بہت اونچا مقام عطا فرمایا ہے۔

مجاہد اسلام نے اسلام کے لئے بہت بڑی قربانی دی ہے اللہ ان کی اس قربانی کو اپنے دربار میں قبول و منظور فرمائے (آمین) اور ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے۔" (آمین)

قاری ہاشم خان

"آج امت مسلمہ اپنے وقت کے عظیم عالم سے محروم ہوگئی ہے، اللہ سے دعا ہے کہ اللہ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔"

مولانا محمد خورشید عالم

"آپؒ سے مجھے ۹۶ میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور آج تک انہوں نے جو مجھے دعوت اسلام کے بارے میں بتایا اور آج تک میرے لئے ان کی رہنمائی مشعل راہ رہی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جنت نصیب عطا کریں اور ان کے مشن کو آگے بڑھائے۔ (آمین)

محمد عمران

"مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تونے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کئے"

مولانا قاری محمد شریف

"آج ہم یہاں مرکز ختم نبوت لندن میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی حسرتِ آیات کے سلسلہ میں جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرتؒ کو ہر نعمت سے نوازا تھا، خصوصاً ختم نبوت کی تحریک کو قیادت! اور یہ سعادت ہمیشہ علمأ دیوبند کو بخشی ہے کہ ہر طاغوتی طاقت کا مقابلہ کیا اور کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے اس لئے کہ علمأ دیوبند کا عقیدۂ حق ہے اور حق کی خاطر علمأ حق خصوصاً اور عام مسلمانان دیوبند جام شہادت نوش کر رہے ہیں یہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ یہ عقیدۂ توحید اور عقیدۂ ختم نبوت حق ہے۔"

محمد رمضان راجپوت

"میں مرکز ختم نبوت لندن کے رفقأ کار اور متعلقین کو حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحبؒ کی شہادت پر صرف اس بات کو لکھ کر ختم کرتا ہوں کہ دور حاضرہ میں شہید ہونا انشاءاللہ اسلام کے لئے ایک اچھا پھل اور مرزائیت کی موت کا نشان ثابت ہوگا۔" (انشاءاللہ)

مولانا نصیب الرحمٰن علوی

"اللہ نے دو طرح کے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے ایک قسم وہ ہے جن کا مقصد صرف کھانا، پینا اور نسل بڑھانا ہوتا ہے اور ایک قسم وہ ہے جو ایک بڑا مقصد اور بڑا مشن لے کر دنیا میں آتا ہے حضرت لدھیانویؒ اسی قسم کے لوگوں میں سے ہیں۔ آپ کی شہادت کسی فرد یا کسی ایک خاندان بلکہ کسی ایک ملک کے لئے باعث الم و غم نہیں بلکہ پورا عالم اسلام آپ کی شہادت سے غمزدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے مشن کو جاری و ساری رکھے۔" (آمین)

حافظ اسامہ رحمانی

"موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے بارے میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں۔ "کل من علیھا فان اور کل نفس ذائقۃ الموت" اللہ رب العزت کے وہ ارشادات ہیں جن سے کٹر دہریہ بھی انکار نہیں کر سکتا، لیکن بعض حضرات کی زندگی ایسی کامل ہوتی ہے کہ وہ ہزاروں، لاکھوں لوگوں کے لئے سہارا ہوتی ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحبؒ پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش برسائیں، وہ ایسے ہی لوگوں میں سے تھے، مزید طوالت کے خوف سے ایک شعر پر اختتام کرتا ہوں:

ماکان قیس ھلکہ ھلک واحد
ولکنہ بنیان قوم تھدما"

محمد اسلم

"حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت ایک فرد کی شہادت نہیں بلکہ پورے ملک اور طبقہ کی موت ہے۔ حضرت پورے دیوبندی حلقہ کے ترجمان تھے، اور ہر باطل کے سامنے ڈٹ جاتے تھے ان کی وفات کے بعد اس خلأ کو پر ہونا مشکل ہے۔

اس واقعہ سے تمام امت مسلمہ کو درد اور دکھ سے دوچار ہوئی ہے اور اس کے سدباب کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑی جائے اور دشمن کی عزائم ہرگز پورے نہیں ہو سکتے۔" (انشاءاللہ)

منور سلیمان ہاشمی

"حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات عالم اسلام کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماویں، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔" (آمین)

شیفلڈ میں خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا منظور احمد الحسینی اور جناب طٰہٰ قریشی نے پچھلے دنوں شیفلڈ کا دورہ کیا، حضرت مولانا عبدالرحمٰن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کی خدمت میں حاضری دی اور ان کی عیادت کی۔ مولانا موصوف کے گھر پر ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مولانا عبدالرحمٰن، مولانا قاری محمد اسمٰعیل، حافظ اسامہ رحمانی، پیر محمد انور اور محمد سفیان نے شرکت کی۔

اس تعزیتی اجلاس میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے لئے ایصال ثواب کیا اور دعا کی گئی۔ دریں اثنا مولانا عبدالرحمٰن کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا، جس میں ۹/ اگست ۲۰۰۰ء کو برمنگھم میں ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے بارے میں مشورے ہوئے، بعد ازاں اندسٹریل کی جامع مسجد میں مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنا ہر مسلمان کی ڈیوٹی ہے، سب مسلمانوں کو چاہئے کہ اس ختم نبوت کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ مسجد کے امام جناب حافظ رستم صاحب سے ملاقات کی گئی۔

جامع مسجد کنگسٹن میں تعزیتی اجلاس

گزشتہ روز جامع مسجد کنگسٹن میں تعزیتی اجلاس ہوا جس میں کافی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ مسجد کے خطیب مولانا منظور احمد الحسینی نے حضرت شیخ الاسلام اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی اور ان کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے مولانا شہیدؒ کی مظلومانہ شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم مولانا شہیدؒ کے

پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں، آخر میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ جلد از جلد قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے، آخر میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے لئے ایصال ثواب کیا گیا اور دعا کی گئی۔

برمنگھم کا دورہ

پچھلے دنوں مولانا منظور احمد الحسینی اور طہٰ قریشی نے تفصیلی طور پر برمنگھم کی مساجد کا دورہ کیا۔ مسجد صدام حسین، مسجد نور، مسجد عمر، مسجد حمزہ کا دورہ کیا ختم نبوتؐ کانفرنس کے سلسلے میں اشتہارات چسپاں کیے گئے۔ کانفرنس کے سلسلے میں اعلانات ہوئے اور علماء کرام سے ملاقاتیں کی گئیں، علماء کرام میں مولانا بہاء الدین، مفتی محمد شبیر، مولانا امداد اللہ قاسمی، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا خورشید احمد، مولانا محمد بشیر، مولانا محمد سلیم، مولانا گل، حافظ قمر الزماں وغیرہ شامل ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا منظور احمد الحسینی نے کارڈیف کا دورہ مکمل کرلیا

گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا منظور احمد الحسینی کارڈیف پہنچے، انہوں نے مسجد بلال، مسجد عمر اور گرینج ٹاؤن مسجد کا دورہ کیا۔ انہوں نے اپنے اس دورے کے درمیان علماء کرام مولانا فیروز الدین قاری منہاج محمد نعمان، اور مختلف احباب سے ملاقاتیں کیں۔ دریں اثنا مسجد عمر کافٹ روڈ میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی یاد میں تعزیتی جلسہ ہوا جس میں مولانا محمد فیروز دین نے امام مسجد عمر اور مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کیا، آخر میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے لئے ایصال ثواب اور دعا کی گئی۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﷺ کے زیر اہتمام دوروزہ تربیتی کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﷺ کے زیر اہتمام دفتر ختم نبوت انٹورپن شہر میں گزشتہ ماہ دو روزہ تربیتی کورس منعقد ہوا جس میں جرمنی، فرانس اور بلجیم سے تقریباً ۲۰ شرکا شریک ہوئے۔ مولانا منظور احمد الحسینی اور جناب طہٰ قریشی نے ختم نبوت اور رد قادیانیت کے مختلف موضوعات پر حاضرین کو لیکچر دیے۔ مولانا محمد احمد امام جامع مسجد توحید آفن باخ ایک وفد کے ہمراہ جرمنی سے انٹورپن پہنچے تھے جبکہ فرانس سے دو وفود نے تربیتی کورس میں شرکت کی۔ تربیتی کورس کے تمام تر انتظام جناب مولانا عبدالحمید، جناب قاری محمد یوسف، جناب ملک محمد افضل نے کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کی شوریٰ کا تعزیتی اجلاس

برمنگھم مورخہ ۴/ مئی بروز اتوار ۲ بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کا تعزیتی اجلاس برمنگھم میں جناب حاجی محمد شریف صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت جناب حاجی محمد شریف صاحب نے کی۔ تعزیتی اجلاس کا آغاز جناب مولانا سلیم دہرات کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں حضرت حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے لئے تعزیتی خطابات ہوئے ایصال ثواب کیا گیا۔ مولانا محمد سلیم دہرات نے دعا کرائی۔ بعد ازاں ۲۲/ جولائی ختم نبوت کانفرنس گلاسکو اور پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کے لئے امور باہمی مشورے ہوئے۔ شرکا میں مولانا منظور احمد الحسینی، طہٰ قریشی، مولانا محمد سلیم دہرات، جناب حاجی محمد شریف، جناب حاجی محمد صابر نے شرکت کی جبکہ مولانا عبدالرحمٰن اپنی علالت کی وجہ سے شریک نہ ہوسکے۔

اظہار تعزیت

کولاچی (عبدالمنان) عالم اسلام کے عظیم مفکر، مقرر، مدبر عظیم مصنف و دانشور اور ختم نبوت کے نائب امیر جناب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحبؒ کی شہادت کی المناک خبر نے دل کو بہت صدمہ پہنچایا! جس کا اظہار مشکل ہے۔ مولانا صاحبؒ کی شہادت صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں بلکہ پورے عالم کے مسلمانوں کے لئے صدمہ ہے۔ مولانا صاحبؒ کی شہادت کا غم ہم سب کا مشترکہ غم ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

AJ
Phone: 7512251
عبداللہ جیولرز
ABDULLAH JEWELLERS
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 80, Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithadar Karachi.

گئی صدی سے نئی صدی تک
ایک ہی مشروب، ایک ہی نام
رُوح افزا
راحتِ جاں
بیسویں صدی تحقیق و تجربات اور سائنسی ترقی کی صدی تھی۔ اس صدی کے
اوائل میں برصغیر کے موسموں اور جسمِ انسانی پر اُن کے اثرات کے گہرے مطالعے کے
بعد ہمدرد نے انسان کو موسمِ گرما کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے
نباتات و نواکہات کے نہایت متوازن تناسب سے رُوح افزا تیار کیا۔
یہ اپنی فطری تاثیر، منفرد ذائقے اور اعلا معیار کی بدولت آج نہ صرف جنوبی ایشیا
بلکہ یورپ، امریکا، آسٹریلیا، جاپان اور مشرقِ وسطیٰ میں بھی ایک
نہایت فرحت بخش مشروب کے طور پر مقبول ہے۔
قدرتی اجزا پر مشتمل رُوح افزا کو دُنیا بھر میں ملنے والی
پذیرائی کے پیشِ نظر ہمیں پورا اعتماد ہے کہ اکیسویں صدی میں بھی
یہ ایک قدرتی مشروب کے طور پر سرِفہرست رہے گا۔
معیار ہر قیمت پر
SHARBAT ROOH AFZA REGD
MADE IN PAKISTAN
رنگ، خوشبو، ذائقے اور تاثیر میں بے مثال
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
ہمدرد
Adarts-HRA-1/2000

ختم نبوۃ

قسط نمبر۲

قانون توہینِ رسالت میں حکومتی تبدیلیاں

صاحبزادہ طارق محمود

تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی، ترمیم یا اس کے طریق کار میں تبدیلی ہمارے فوجداری نظام کے خلاف ایک خطرناک سازش ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے موجودہ سیٹ اپ میں قانون کا غلط استعمال معاشرتی روگ بن گیا ہے، لیکن کسی بھی قانون کے غلط استعمال کا یہ مطلب نہیں کہ اس قانون کو ہی ختم کر دیا جائے۔ بے شمار بے گناہ شہری قانون کے غلط استعمال کے باعث جیلوں میں بند پڑے ہیں، حقوق انسانی کی تنظیمیں اس جانب کیوں توجہ نہیں دیتیں؟ ان بے گناہوں پر قانون کے غلط استعمال پر کوئی ادارہ نہیں بولتا۔ ان کے بنیادی حقوق سے متعلق کوئی تنظیم عملاً کچھ نہیں کرتی۔ حکومتیں اپنے مخالفین کو دبانے، جھکانے کے لئے خود قانون کے غلط استعمال کا ارتکاب کرتی ہیں، ماضی میں بعض سیاستدانوں پر بلاجواز جھوٹے مقدمات بنائے گئے، چوہدری ظہور الٰہی مرحوم پر تو بھینس چوری کا مقدمہ قصہ پارینہ بن گیا ہے۔ ہمارے ہاں قانون کا غلط استعمال پولیس کی نافرض شناسی، رشوت خوری، دولت کی غلط تقسیم، خاندانی وقار اور بے جا انا پرستی کی بنا پر ہے۔ ملک میں قتل، اغوا، ڈکیتی، اغوا برائے تاوان، دہشت گردی و تخریب کاری جیسے گھناؤنے جرائم کی ایف آئی آر درج کرانے کی پیشگی شرائط وضع نہیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ انسداد دہشت گردی کی عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات کی ایف آئی آر بھی معمول کے مطابق درج کی جاتی ہیں۔ تعزیرات میں فقط تحفظ ناموس رسالت دفعہ ۲۹۵-سی کا قانون ہی ایسا ہے جس کے ساتھ ہر حکومت امتیازی سلوک روا رکھنے کی مذموم کوشش میں مصروف رہتی ہے۔ اگر آج اس قانون کے طریق کار میں تبدیلی ہوتی ہے تو اس کو وجہ جواز بنا کر کل دوسرے قوانین کے طریق کار میں تبدیلی بھی ممکن ہو سکتی ہے۔ اگر توہین رسالت کے قانون کے طریقہ کار کو مشکل اور گنجلک بنا دیا گیا تو یقیناً ایسے مقدمات کی ایف آئی آر کا مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے نتائج بھیانک اور خطرناک ثابت ہوں گے۔ فوری اور موثر کارروائی نہ ہونے کی صورت میں توہین رسالت کے مرتکب افراد کی جسارتوں میں اضافہ ہو گا۔ ایف آئی آر درج نہ ہونے کی صورت میں ان کی مزید حوصلہ افزائی ہو گی، دوسری طرف حصول انصاف میں عدم توازن کے باعث غیرت مند مسلمان ڈپٹی کمشنر [illegible] وقت [illegible] کی بجائے قانون کو ہاتھ میں لینا شروع کر دیں گے۔ ماضی گواہ ہے کہ یہ مسئلہ قانون کا محتاج نہیں۔ تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم یا تنسیخ کی صورت گھر گھر غازی علم الدینؒ اور حاجی مانکؒ جنم لیں گے۔ مسلمان گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نقد کیفر کردار تک پہنچانے میں سعادت سمجھتے ہیں۔

تحفظ ناموس رسالت قانون کے غلط استعمال کے دعوے کے پیش نظر مسیحی افراد پر ۲۹۵-سی کے تحت قائم شدہ مقدمات کا تجزیہ کرنے سے صورت حال واضح ہو جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں تھانہ غلام محمد آباد فیصل آباد میں ایک مسیحی کے خلاف توہین رسالت کے تحت مقدمہ درج ہوا ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کے تحت درج ہونے والا یہ تازہ ترین واقعہ ہے جس کی ایف آئی آر ڈپٹی کمشنر اور اعلیٰ حکام کی چھان بین اور مکمل انکوائری کے بعد درج ہوئی۔ واقعہ کی تفصیل ۴/ مئی ۲۰۰۰ء کے "ڈیلی رپورٹ" اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ اس واقعہ کی ایف آئی آر تھانہ کا گھیراؤ کر کے یا عوامی دباؤ کے تحت درج نہیں ہوئی، بلکہ ڈپٹی کمشنر کی پوری تسلی، حکومت کے مجوزہ طے شدہ اور اعلان کردہ طریق کار کے مطابق اس کا اندراج عمل میں لایا گیا۔ یہ واقعہ ہم نے بطور نمونہ پیش کیا ہے، اس واقعہ سے تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے غلط استعمال کے دعوے اور پروپیگنڈہ کی کیا قلعی نہیں کھل جاتی؟ گوجرانوالہ کے واقعہ توہین رسالت نے بین الاقوامی سطح پر خاصی شہرت پائی تھی، کیا ہی اچھا ہوتا حکومت ایک خصوصی ٹریبونل قائم کرتی جس کے ذریعہ غیر جانبدارانہ طور پر اقلیتوں بالخصوص مسیحی اقلیت کے افراد کے خلاف درج شدہ توہین رسالت کے مقدمات پر غور و خوص کے بعد ایک جامع رپورٹ منظر عام پر لائی جاتی۔ اس طرح توہین رسالت قانون کے غلط استعمال کی حقیقت کے علاوہ عالمی سطح پر پاکستان کے خلاف کئے جانے والے منفی پروپیگنڈہ کا ازالہ ممکن ہوتا؟ مسیحی اقلیت کے افراد کی جانب سے اہانت رسالت کے واقعات کا تسلسل اس بات کا ثبوت ہے کہ حقوق انسانی کمیشن اور (این جی اوز) کا کاروبار ایسے افسوسناک واقعات سے وابستہ ہے۔ حالات و واقعات کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ حقوق انسانی کمیشن کے قیام اور این جی اوز کی سرگرمیوں میں اضافہ کے ساتھ ہی توہین رسالت کے واقعات میں بتدریج اضافہ ہوا۔ ۱۷/ مئی ۱۹۸۶ء میں اسلام آباد کے ایک ہوٹل کی تقریب میں تقریر کے دوران عاصمہ جہانگیر نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی، ملک بھر کے دینی حلقوں میں شدید احتجاج ہوا، اسی واقعہ کے رد عمل میں تحفظ ناموس رسالت قانون کے لئے تحریک چلائی گئی۔ اس کے نتیجہ میں اس قانون کا نفاذ عمل

میں آیا۔ ۱۹۸۸ء میں پاکستان میں انسانی حقوق کمیشن قائم کیا گیا، تب سے عاصمہ جہانگیر، آئی اے رحمن جیسی لادین اور قادیانیت نواز خواتین اس محاذ پر سرگرم عمل ہیں۔ ہیومن رائٹس اور امن کے لئے بھارت کے دورہ خیر سگالی کے دوران عاصمہ جہانگیر نے قومی غیرت اور ملی حمیت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ انہی ناپسندیدہ سرگرمیوں کے باعث عاصمہ جہانگیر کو اسلام اور وطن دشمن طاقتوں کے علاوہ حقوق انسانی کے بین الاقوامی اداروں کی مکمل معاونت حاصل ہے۔ مسیحوں اور خواتین کے اکثر مقدمات میں عاصمہ جہانگیر نے پیروی کر کے بین الاقوامی تنظیموں سے امداد کی بھاری رقوم وصول کی ہے۔ جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے، کاش کوئی جرأت مند حکومت "ہمکاری تاس" جیسی تنظیموں کے بینک اکاؤنٹ اور دیگر اثاثوں کی چھان بین کرتی تو یقیناً تعجب خیز حقائق منظر عام پر آتے۔ بشپ جان جوزف کی نام نہاد خودکشی کا ڈرامہ ملنے والی بیرونی امداد کی تقسیم کا شاخسانہ تھا۔ چند برس پہلے توہین رسالت کے بعض مقدمات میں دس دس لاکھ روپے کی بھاری فیس دی گئیں۔ توہین رسالت کے مقدمات پر بے دریغ خرچ کس بات کی غمازی کرتا ہے؟

مسیحی اقلیت کے رہنماؤں کی طرف سے توہین رسالت کو ختم کرنے کے مطالبہ کا ایک مخصوص پس منظر ہے۔ جس کے تناظر میں یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ توہین رسالت قانون کی منسوخی کا مطالبہ مسیحی رہنماؤں کے مطالبات اور عزائم کا دیباچہ ہے، پہلے مطالبہ سے منسلک دوسرا مطالبہ جداگانہ طریق انتخاب کی تنسیخ اور مخلوط انتخاب کی ترویج کا ہے جس کی لابنگ اور تحریک شروع کر دی گئی ہے۔ مسیحی اقلیت کے رہنما قادیانی جماعت کی زبان بول رہے ہیں، چھپ کر وار کرنا اور دوسروں کے کاندھوں پر بندوق رکھ کر چلانا قادیانیوں کی فطرت کا خاصا ہے۔ ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ کے ہاتھوں غیر مسلم اقلیت قرار پانے والی اقلیت کے لئے ۱۹۸۴ء کا امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا نفاذ دوسرا دھچکا جبکہ تحفظ ناموس رسالت کا قانون تیسرے دھچکے کے مترادف تھا، کسی چوتھے دھچکے سے بچنے کے لئے انہیں ایسی اقلیت کی ضرورت تھی جو ان کے لئے ڈھال کا کام دے سکتی۔ نواز شریف کے پہلے دور میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کا مطالبہ اصولی طور پر حکومت نے تسلیم کر لیا۔ ملک کے مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے کر کے مسیحی اقلیت کے رہنماؤں نے اس فیصلہ کو سبوتاژ کیا۔ حالانکہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے کالم کے اضافہ سے حقیقی طور پر متاثر ہونے والی قادیانی اقلیت تھی۔ شیعہ سنی کشیدگی ہو یا مسیحی مسلم فسادات پس پردہ قادیانی گروہ اپنا کام دکھاتا ہے۔ لاہور میں چند برس پہلے امام بارگاہ کو آگ لگانے والا ایک نوجوان موقع پر پکڑا گیا۔ تحقیقات کرنے پر قادیانی نکلا، تین برس پہلے شانتی نگر خانیوال میں عیسائی مسلم فسادات کا سانحہ رونما ہوا۔ لاہور ہائیکورٹ کے جج جناب جسٹس تنویر احمد خان پر مشتمل یک رکنی ٹریبونل نے خانیوال جا کر سارے واقعہ کا جائزہ لیا۔ بیانات قلمبند ہوئے، ٹریبونل نے جماعت احمدیہ کے امیر نورنبی قادیانی کو واقعہ کا ذمہ دار ٹھہرایا۔

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے جو کلمہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا، ہماری پاک مسلح افواج جغرافیائی سرحدوں سے متعلق بہت حساس واقع ہوئی ہیں۔ نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اس سے کہیں زیادہ ضروری ہیں۔ یہ سعادت ایک فوجی کے حصہ میں آئی کہ اس نے نظریاتی سرحدوں کی پہرہ داری کرتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت کے قانون کا اجرا کیا۔ کسی اور فوجی کے ہاتھوں اس قانون کو نقصان پہنچے تو یہ بہت بڑا المیہ ہوگا۔ قوم پاک مسلح افواج کو جغرافیائی و نظریاتی دونوں سرحدوں کی محافظ سمجھنے کی توقع رکھتی ہے۔

☆...... تحفظ ناموس رسالت کے قانون کا جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور میں نفاذ عمل میں آیا۔

☆...... جونیجو دور کی قومی اسمبلی نے توہین رسالت قانون کی توثیق اور منظوری دی۔

☆...... پنجاب ہائیکورٹ کے فل بنچ نے اس قانون کے حق میں فیصلہ دیا اور اسے اقلیتوں کے تحفظ کی ضمانت قرار دیا۔

☆...... ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ نے تحفظ ناموس رسالت قانون کے بارے میں ہائیکورٹ کے فیصلہ کو بحال رکھا۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مسیحی رہنما قادیانی جماعت کی طرح آئین و قانون، پارلیمنٹ، عدلیہ، شریعت، عوام کسی کا فیصلہ قبول کرنے کو تیار نہیں۔ مسیحی رہنما ملک کے اہم ترین اداروں کے فیصلوں سے اعراض کر کے قادیانیوں جیسی ہٹ دھرمی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ فوج کے سربراہ کی توہین پر نقد مقدمہ اور توہین رسالت پر ڈپٹی کمشنر کی منظوری...... یہ توہین در توہین رسالت نہیں تو اور کیا ہے؟ حقوق انسانی کے علمبرداروں کو خوب سوچ لینا چاہئے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا مسئلہ حقوق انسانی کا نہیں حقوق ایمانی کا مسئلہ ہے۔

☆☆.................☆☆

اظہار تشکر

شہید اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر پاکستان اور بیرون پاکستان سے متعلقین، متوسلین، احباب، رشتہ داروں اور عام مسلمانوں نے ذاتی طور پر ملاقات کے ذریعہ، خطوط، ٹیلی فون، ای میل، ٹیلی گرام اور مضامین کے ذریعۂ اظہار تعزیت کیا۔ ہم اس پر ان تمام احباب کے شکر گزار ہیں۔ یہ سانحہ تمام مسلمانوں کا مشترکہ سانحہ تھا جس پر ہم سب ایک دوسرے سے تعزیت ہی کر سکتے ہیں۔ فرداً فرداً تمام حضرات کو جواب دینا ممکن نہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ ہم تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست گزار ہیں کہ وہ ایصال ثواب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے حضرت اقدسؒ کے مشن کی تکمیل کے لئے بھرپور تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

سوگواران

حافظ محمد سعید لدھیانوی	حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ	ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر	کرنل (ر) عمر دین
حافظ عتیق الرحمٰن لدھیانوی	مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری	مفتی نظام الدین شامزی	حاجی عبداللطیف طاہر
مولانا محمد طیب لدھیانوی	مولانا اللہ وسایا	مولانا محمد سلیمان بنوری	مفتی منیر احمد اخون
مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی	مفتی محمد جمیل خان	مولانا سعید احمد جلال پوری	مفتی خلیق احمد اخون
چوہدری عبدالستار	مولانا نذیر احمد تونسوی	حافظ عبدالقیوم نعمانی	مولانا حبیب الرحمٰن

پشاور میں حضرت "شہید ختم نبوتؒ" کے لئے تعزیتی اجتماعات وایصال ثواب

عالم اسلام کے مایہ ناز فرزند مفسر قرآن، محدث وقت، مجاہدین اسلام کے ترجمان وسرپرست، فقیہ العصر، باطل کے لئے شمشیر برہنہ، شمع ختم نبوت کے پروانوں کے مربی وترجمان، مشائخ علماً کے محبوب، حکیم العصر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر اور قائد شہید ناموس رسالت ﷺ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح صوبہ سرحد اور ملحقہ قبائلی علاقوں میں پھیل گئی تمام علاقہ شہید ختم نبوت کے غم میں سوگوار ہے کسی کو بھی اس عظیم سانحہ کی سچائی پر یقین ہی نہیں آتا تھا، ہر ایک کی زبان پر ایک ہی کلمہ تھا کہ "اے پروردگار عالم یہ خبر جھوٹ ہو اور حضرت صحیح و سلامت ہوں ٹیلیفون کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ تھا جو جاری تھا۔ دفتر مرکزیہ ملتان اور کراچی دفتر سے رابطہ کرنے پر سسکیوں اور آہوں میں بس اتنا جواب تھا کہ قیامت ہم پر ٹوٹ گئی حضرت شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہر مسجد سے حضرت اقدسؒ کی شہادت کا اعلان ہونے لگا، کوئی مسجد ایسی نہ تھی جس میں شہید ختم نبوتؒ کی روح کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں نہ کی گئی ہوں، پشاور کی مقامی مجلس نے ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا کہ اجتماعی طور پر صبح دارالقرآ جامع مسجد نمک منڈی پشاور میں قرآن خوانی اور بعد از نماز جمعہ جامع مسجد قصہ خوانی میں تعزیتی اور احتجاجی جلسہ کا اعلان کر دیا گیا، اس طرح ہزاروں مسلمانوں نے جن میں علماً، طلباً، حفاظ اور قراً شامل تھے شہید ختم نبوتؒ کے لئے اجتماعی قرآن خوانی اور بلندیٔ درجات کی دعا کی ہر آنکھ اشکبار اور دل رنجیدہ شہیدؒ کی جدائی پر پریشان تھا، دعا کے موقع پر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے شرکاء سے حضرت شہیدؒ کے مشن کو جاری رکھنے کا عہد لیا۔

اس جمعہ کے روز مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کی جامع مساجد میں خطبا کا ایک ہی موضوع حضرت لدھیانوی شہیدؒ تھا، ایصال ثواب کی خاطر قرآن کی تلاوت اور دعائیں تھیں۔

جامع مسجد قاسم علی خان قصہ خوانی میں عظیم تعزیتی احتجاجی جلسہ امیر مجلس پشاور مفتی محمد شہاب الدین کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں قاری حشمت اللہ خان کی تلاوت اور منظوم خراج عقیدت کے

مولانا نورالحق نور

بعد مولانا وارث خان تنظیم اسلامی، ارشاد الحق مدنی انجمن تبلیغ قرآن وسنت، مولانا محمد درویش، مولانا فضل احمد سپاہ صحابہؓ، مولانا قاری مظفر اللہ صاحب اتحاد العلماً، مولانا عبدالروف، عبدالجلیل جان جمعیت علماً اسلام (ف)، شاہد نور آفریدی جمعیت علماً اسلام (س)، مولانا ذوالفقار مجاہدین کشمیر، نوشیروان خان تحریک نفاذ شریعت سوات، پروفیسر محمد اسمٰعیل، مولانا محمد علی غازی ممند ایجنسی، حافظ حسین احمد جمعیت طلباً اسلام، مولانا محمد زرین تحفظ حقوق اہلسنت، مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا سید امام شاہ، مولانا نورالحق نور نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ،تمام مقررین نے اپنے اپنے انداز میں شہید ختم نبوتؒ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ قاتلوں کی گرفتاری اور ان کے سرپرستوں اور سازش میں ملوث عناصر کو بے نقاب کرنے کا پرزور کرنے کا پرزور مطالبہ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت نے اگر ملزموں کی گرفتاری میں ذرا بھی سستی کی تو پھر مسلمان از خود شریعت اسلامیہ کے حکم کے مطابق "القصاص بالقصاص" پر عمل کرتے ہوئے شہید ختم نبوتؒ کے خون کا بدلہ لے کر قاتل گروہ کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ مقررین نے کہا شہید ختم نبوتؒ کے مقدس خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا، شہید ختم نبوتؒ امت مسلمہ کا مشترکہ دینی سرمایہ تھا افسوس کہ سرعام ان کو شہید کر دیا گیا اور یہ سب کچھ کراچی انتظامیہ کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے ہوا، پولیس اور رینجرز کی موجودگی میں قاتلوں کا فرار ہونا حکومت کے لئے چیلنج ہے۔ علماً اور مقررین نے اعلان کیا ہم سب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی طرح اپنے اپنے خون سے مولانا شہیدؒ کے مشن کو جاری وساری رکھیں گے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالتؐ کی حفاظت میں جانی اور مالی کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے مقررین نے اعلان کیا کہ اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک اعلان کی ضرورت ہے پھر ہم یہود وہنود اور انگریز کی ناجائز اولاد کو صفحہ ہستی سے مٹا کر ہی دم لیں گے۔

صوبہ سرحد کے چھوٹے بڑے شہروں، قریہ قریہ، گلی گلی میں شہید ختم نبوت کے لئے احتجاجی جلسوں جلوسوں اور ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہو رہی ہے، قبائلی علماً اور عمائدین کے کئی وفود نے مجلس پشاور سے تعزیتی پیغامات میں کہا کہ قبائل شہید ختم نبوتؒ کے قاتلوں کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔

ختم نبوۃ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے قاتلوں کی گرفتاری کی مہم میں بھرپور شرکت کریں گے

علمأ کرام کو اگر حکومت تحفظ نہیں دے سکتی تو مستعفی ہو جائے

اہل دین علمأ کرام کی حفاظت کے لئے اپنے طور پر اقدامات کریں

سپاہ صحابہؓ پاکستان، جمعیت فضلأ بنوری ٹاؤن اور دار العلوم امجدیہ میں علمأ کرام سے ملاقاتیں

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالقیوم نعمانی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا سعید احمد جلالپوری نے سپاہ صحابہ پاکستان کے رہنماؤں مولانا عبدالغفور ندیم، مولانا محمد احمد مدنی، مولانا الیاس زبیر، جمعیت فضلأ بنوری ٹاؤن کے مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی، قاری محمد زبیر، دار العلوم امجدیہ کے ناظم مولانا ریحان امجد نعمانی سے ملاقات کی اور ان کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ حدیث مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے سانحہ سے متعلق تفتیش سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ ڈیڑھ مہینہ گزرنے کے باوجود تاحال ابھی تک کسی قاتل کو گرفتار نہیں کیا جاسکا اور نہ ہی تفتیش کا رخ متعین ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس معاملہ کو سرد خانے کے حوالہ کردیا جائے گا۔ ان رہنماؤں نے وفد کے اراکین کو یقین دلایا کہ چونکہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ تمام مکاتب فکر کے متفقہ رہنما تھے اور پوری امت ان پر اعتماد کرتی تھی، اس لئے ان کی شہادت سے عالم اسلام کو نقصان پہنچا ہے، اس لئے اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو بھی احتجاجی مہم چلائے گی تمام جماعتیں اس میں بھرپور حصہ لیں گی اور اجتماعی طور پر حکومت پر دباؤ ڈالا جائے تاکہ علمأ کرام کے قتل اور شہادت کا سلسلہ رک جائے اور ملک میں امن وامان قائم ہو۔ اس سلسلے میں آل پارٹیز کانفرنس یا مشترکہ جلسہ عام کو بھرپور کامیاب کیا جائے گا اور تمام مذہبی جماعتوں کے سربراہ بذات خود اس میں شرکت کریں گے۔

> **تفتیش کی سست رفتاری مسلمانوں کو احتجاج پر مجبور کر رہی ہے**
> **مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے سانحہ کو بھلایا نہیں جاسکتا**
> **تعزیتی اجتماعات سے علمأ کرام کا خطاب اور مدرسہ شاہی مرلو آباد کے ناظم کا اظہار تعزیت**

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی تعزیت کے سلسلے میں جامع مسجد دکھنی میں ہونے والے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مفتی نظام الدین شامزئی نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے شہادت کا راستہ اختیار کرکے ہمیں سبق سکھایا کہ اصولوں پر کسی قسم کی سودے بازی نہیں کی جاسکتی۔ انہوں نے جان قربان کردی مگر ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ اور جہاد کے سلسلے میں کوئی سمجھوتہ نہیں کیا، اس لئے ہم حکومت سے مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ حکومت فوری طور پر قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو پی سی او میں شامل کرے اور جمعہ کی چھٹی بحال کرے۔ مفتی نظام الدین شامزئی نے مزید کہا کہ حکومت اگر سمجھتی ہے کہ تفتیش میں سست روی یا سرد مہری اختیار کرکے ہمیں یہ سانحہ بھلوادے گی تو یہ ان کی بہت بڑی بھول ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا سانحہ قیامت تک نہیں بھلایا جاسکے گا، ہمیں حکومت احتجاج پر مجبور کر رہی ہے تاکہ بدامنی کا بہانہ ڈال کر وہ ہمارے کارکنوں کو گرفتار کرکے تحریک ناکام بنائے مگر ہم پرامن تحریک طویل مدت تک جاری رکھیں گے اور سانحہ کی سازش کو بے نقاب کرکے پاکستان کو علمأ کرام کے لئے پرامن خطہ بنائیں گے۔ جلسہ سے حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا حماد اللہ شاہ، مستقیم احمد، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا محمد طیب لدھیانوی نے بھی خطاب کیا۔

جامع مسجد فلاح میں بعد نماز عصر روحانی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مفتی نظام الدین شامزئی نے کہا کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے مطابق زندگی گزارے اور مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے روحانی مشن کی بنیاد واتباع سنت پر تھی اس لئے تمام مریدین کو اس کی

ختم نبوۃ

پابندی کرنی چاہیے۔

دریں اثناء شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے نواسہ جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد انڈیا کے ناظم مولانا اخلد نے جامع مسجد فلاح میں مولانا محمد طیب لدھیانوی اور مفتی جمیل خان سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت ہندوستان کے مسلمانوں پر بجلی بن کر گری اور تمام مسلمان سوگوار ہو گئے۔ تعزیتی اجتماعات منعقد کئے گئے۔ اس صدی کا یہ ایسا عظیم سانحہ ہے جس کو عرصہ دراز تک نہیں بھلایا جا سکے گا اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی علمی خدمات سے اگلی صدی تک دنیا ستفادہ کرے گی۔

گے، جس کی وجہ سے ملک میں بدامنی اور خانہ جنگی کا اندیشہ ہے۔ اس لئے انتظامیہ فوری طور پر قاتلوں کو گرفتار کر کے سازش کو بے نقاب کرے۔ اعلیٰ حکام نے مفتی نظام الدین شامزئی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی کو بتایا کہ ابتدا ہی سے سندھ انتظامیہ اور جنرل مشرف کی حکومت نے اس سانحہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے بھرپور کوششیں کیں۔ یہ بدقسمتی ہے کہ قاتل ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکے مگر اس کی نیت میں کوئی خرابی نہیں۔ اور پوری کوشش کے ساتھ قاتلوں کو تلاش کیا جا رہا ہے ہم اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ مولانا شہیدؒ کی عظیم دینی خدمات

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے قاتلوں کی گرفتاری کیلئے انتظامیہ بھرپور محنت کر رہی ہے
حکومت کی نیت پر شبہ کرنا کسی طور پر درست نہیں
مفتی نظام الدین شامزئی کی اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں اور حکام کی یقین دہانی

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے سانحہ کی سازش کو بے نقاب کرنے اور قاتلوں کی گرفتاری میں ناکامی کے سلسلے میں مفتی نظام الدین شامزئی نے آج سندھ کے اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کیں اور تفتیش میں تاخیر ہونے کی وجہ سے پورے پاکستان کے علماء کرام اور مسلمانوں میں اضطراب ہے اور لوگ انہیں مروجہ احتجاج پر مجبور کر رہے ہیں، اس وقت معتدل مزاج علماء کرام نے تحریک کو سلامتی کے رخ پر ڈالا ہوا ہے لیکن اگر یہ تحریک انتہاپسندوں کے ہاتھ میں چلی گئی تو اس کے خوفناک نتائج برآمد ہوں

اور غیر متنازعہ شخصیت ہونے کی وجہ سے قاتل کتنے ہی زیادہ بااثر کیوں نہ ہوں، حکومت ان پر ہاتھ ڈالنے سے گریز نہیں کرے گی اور علماء کرام کے تحفظ کے لئے بھی بھرپور اقدامات کرے گی۔ پاکستان سے زیادہ کوئی اہم نہیں اور پھر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کا معاملہ صرف پاکستان کا نہیں بلکہ عالم اسلام اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا ہے، اس لئے اس کو ہر کام پر اولیت دی جائے گی، اس لئے تمام علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کو آگاہ کریں کہ حکومت قاتلوں کی گرفتاری کے سلسلے میں سنجیدہ ہے اس لئے اس وقت ملک میں کوئی احتجاج ملک کی سالمیت اور امن و امان کے حوالے سے نقصاندہ ہے۔

بقیہ: چراغ مصطفویؐ

مسلمانوں کے عوام و خواص میں شرک و بدعت سے اجتناب کا جذبہ پرورش پاتا ہے، اور اسی کے ساتھ مثبت طور پر اتباع و احیائے سنت اور پیروی دین و شریعت کا قوی داعیہ اور سیرت نبویہ و سنت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) پر چلنے، اور دوسروں کو اس راہ نجات پر لانے کا زندہ و توانا احساس و شعور قائم رہے، اور ہم اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی، گھر اور بازار، خلوت و جلوت میں پہلے اپنا اور پھر دوسروں کا احتساب و محاسبہ کرتے رہیں اور جائزہ لیتے رہیں کہ ہمارا کونسا قول و عمل سنت و شریعت کے مطابق و موافق ہے، اور کونسی حرکت خلاف سنت اور داخل بدعت ہے، یہ خود احتسابی و فکر مندی، جائزہ و محاسبہ اور خودنگری و خود شناسی دین و ملت دونوں کی بقا، دوام و استحکام، نشوونما کے لئے نہایت ضروری ہے:

صورت شمشیر ہے دست قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

ہماری تبلیغی و اصلاحی جماعتیں صوم و صلوٰۃ کی حد تک احیاء و فروغ سنت کے لئے سرگرم عمل ہیں، اور ان کی مساعی بہت مشکور ہیں، مگر ضرورت ہے کہ پوری ملی و اجتماعی زندگی، اور اپنے طرز و نظام حیات میں ہم کھلے دل و دماغ، خود تنقیدی و خود احتسابی اور پختہ احساس و شعور کے ساتھ فرد و اجتماع پر نظر ڈالیں کہ کن کن رخنوں اور راستوں سے بدعت و جہالت کی برائیاں، شیرازۂ سنت کی ابتری و تباہی کا سبب بن رہی ہیں، ہماری زندگیوں کو سنت کے انوار و برکات سے محروم، اور بدعت و ضلالت کی ''ظلمات'' سے تیرہ و تار کر رہی ہیں اور ہمارے حال کو بدتر اور مستقبل کو بدترین بنا رہی ہیں۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب

جس عقیدہ پر مسلمانوں کا خلافت صدیقِ اکبرؓ کے بعد پہلا اجماع ہوا اسی کے لئے حضرت لدھیانوی شہیدؒ نے اپنی زندگی وقف کی (مولانا نذیر احمد تونسوی)

کراچی (رپورٹ: ایم شعیب خان) عقیدۂ ختم نبوت وہ عقیدہ ہے جو اسلام کی روح ہے اور اس کے بغیر اسلام کا تصور نا ممکن ہے، اسی عقیدہ کو سو سے زائد آیات قرآن اور دو سو سے زائد احادیث نبویہ میں بیان کیا گیا اور اسی عقیدہ پر خلافت صدیق اکبرؓ کے بعد امت کا سب سے پہلا اجماع ہوا تھا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے جمعیت علمأ اسلام کے رہنما مولانا محمد شعیب کی دعوت پر نماز جمعہ سے قبل آٹو پارٹس کے تاجروں کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبوت کا وہ عظیم الشان محل جس کی پہلی اینٹ حضرت آدم علیہ السلام تھے اس کی آخری اینٹ جناب امام الانبیأ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب آپ کی بعثت کے بعد یہ عظیم الشان محل مکمل ہو چکا ہے اس کے بعد اب کوئی نبی اور رسول نہیں آسکتا اور اگر کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو وہ دعویٰ مردود ہوگا اور دعویٰ کرنے والا زندیق ہوگا، مولانا تونسوی نے کہا عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا وہ اجماعی عقیدہ ہے جس کے تحفظ کے لئے سات سو حفاظ صحابہ کرامؓ نے جان کی قربانی دی تھی۔ مجلس کے مرکزی مبلغ نے کہا اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کی قربانیوں کی ایک طویل فہرست ہے جس کا احاطہ مختصر وقت میں نا ممکن ہے، انہوں نے مولانا لدھیانوی شہیدؒ کی علمی خدمات کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا شہیدؒ کی ساری زندگی اسی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور اس کے دشمنوں کے تعاقب میں گزری ہے لیکن دشمنوں کو مولانا شہیدؒ کی یہ ادا پسند نہ تھی چنانچہ انہوں نے مولاناؒ کو شہید کر دیا لیکن وہ یہ بھول گئے کہ مولاناؒ کا خون مقدس اور قیمتی تھا لہٰذا یہ رنگ لائے گا اور آپؒ کا مشن انشاء اللہ مزید آگے بڑھے گا۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے مولانا شہیدؒ کے قاتلوں کی عدم گرفتاری پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکمران تاجروں کو تو ٹیکس کے لئے تنگ کرتے ہیں لیکن ان کے علمأ کے تحفظ کو اپنی ذمہ داری نہیں سمجھتے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، انہوں نے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ مولانا تونسوی نے کہا کہ ایسے حکمران نہ ٹیکس وصول کرنے کا حق رکھتے ہیں اور نہ حکمرانی کا جو اپنی رعایا کو جان و مال کا تحفظ نہ دے سکیں۔

مجلس شوریٰ جامعہ قاسمیہ مراد آباد یوپی انڈیا کا اظہار تعزیت بر سانحہ ارتحال شہید ختم نبوتؒ

مراد آباد، ہندوستان (نمائندہ خصوصی)

جامعہ قاسمیہ مراد آباد انڈیا کی مجلس شوریٰ کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں صاحب نسبت بزرگ اور متعدد کتب کے مصنف و مؤلف، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ شہید ختم نبوتؒ کو ان کی دینی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا گیا کہ آپؒ نے تحفظ ختم نبوت، رد قادیانیت اور دیگر فرق باطلہ کے رد میں عظیم خدمات سر انجام دیں۔

اجلاس کے اختتام پر دعا کی گئی کہ اللہ رب العزت شہید ختم نبوتؒ کو اپنی آغوش رحمت میں لے کر جنت الفردوس میں درجات عالیہ سے سرفراز فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ملک میں دہشت گردی اور ایسے المیوں کا حکومت تدارک کرے

سکھر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے امیر آغا محمد شاہ، ناظم اعلیٰ قاری خلیل احمد، مولانا عبدالمجید فاضل دیوبند، قاری عبدالحفیظ، حاجی امجد حسین دار الشفاء والے حاجی عبدالرشید، مولانا محمد رمضان نعمانی، نائب سپاہ صحابہؓ صوبہ سندھ مولانا عبداللطیف اشرفی، امیر جیش محمد سکھر قاری جمیل احمد، حافظ محمد حسین ناصر مبلغ ختم نبوت سکھر نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں محدث عصر، عاشق رسولؐ، ولی کامل، ترجمان اہل حق، مرشد العلمأ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر گہرے دکھ و افسوس کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ شہدا کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

ان حضرات نے کہا کہ ایسی درویش ہستی جس کی زندگی امن و سکون کا درس دیتے گزری جو تعلیم و تعلم، درس و تدریس طریقت و سلوک، تحریر و تقریر غرض ہر میدان میں دین کا خادم تھا، جو اسلام کی سربلندی اور پاکستان کے استحکام کے زندگی بھر کوشاں رہا، جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و ناموس کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا، جو اپنوں کے لئے ہی نہیں غیروں کے لئے بھی باعث شفقت تھے، جس کا مسکراتا ہوا چہرہ اور ذکر کرتی ہوئی زبان، ہر فرد کے لئے سکون و طمانیت تھی، جس نے لسانیت، فرقہ واریت اور خاندانی تعصب کے طلسم کو توڑنے کے لئے زبان و قلم کی طاقت کو استعمال کیا، جس پر اپنے اور بیگانے سب کے سب متفق تھے۔ ایسی درویش ہستی کی زندگی اگر ایک اسلامی ملک میں محفوظ نہیں تو عام انسانوں کی زندگی کی کیا ضمانت ہوگی؟

مولاناؒ کی شہادت اگرچہ ان کی اپنی تمنا اور آرزو تھی، جس کو پاکر وہ نہ صرف دنیا میں کامیاب ہوئے بلکہ آخرت میں بھی بہت بڑا درجہ پالیا ہے، لیکن مسلمانوں کے لئے یہ ایک ایسا المیہ ہے جس کی تلافی و تدارک نا ممکن ہے، ایسے المیوں کا تدارک اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم ایسے ہاتھوں کو کاٹ دیں جو ان کا باعث بنتے ہیں، ایسے ذہنوں کو ختم کر دیں جو ان المیوں کی منصوبہ [illegible]

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے زیرِ اہتمام

پندرھویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس برمنگھم

٦ اگست ۲۰۰۰ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگر یو روڈ برمنگھم صبح 9 تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا **خواجہ خان محمّد** صاحب مدظلہ

رئیس مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

• مسئلہ ختم نبوّت • حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت

35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یو کے

فون: 020-7737-8199